REGD. NO.
P. 67.

تحریکِ جدید نمبر

جلد ۲۲ شمارہ ۴۰

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری ـــ نائب ایڈیٹر: جاوید اقبال اختر۔

۶ر رمضان المبارک ۱۳۹۳ ہجری۔ ۴ر اخاء ۱۳۵۲ ہش ۴ر اکتوبر ۱۹۷۳ع

خصوصی مقالہ

امریکہ میں رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی فلم بنانے کا دل آزار فیصلہ

امریکی فلم کمپنیوں کا مکروہ اقدام

عالمِ اسلام کیلئے بالعموم اور اسلامی ممالک کی غیرت کو بالخصوص کھلا چیلنج

عالمِ اسلام کے لئے یہ خبر نہایت درجہ دلآزار اور قلق و اضطراب کا باعث ہوگی کہ امریکہ میں رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مقدسہ پر ایک فلم بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ روزنامہ الجمعیۃ میں شائع ہونے والی ۲۵ر ستمبر کی خبر کے مطابق:ـــ

"اس بات کا انکشاف نئی دلی کے مصری سفارت خانے کے ایک اخباری بیان سے ہوتا ہے جو آج یہاں جاری کیا گیا ہے۔ حکومتِ مصر نے اس فلم میں ہر طرح کی معاونت ممنوع قرار دی ہے۔

بیان میں بتایا گیا ہے کہ فلم کا نام "پیغمبرِ خدا" ہے اور امریکی ایکٹر چارلٹن ہوسٹن کو پیغمبرِ خدا حضرت محمد صلعم کا کردار ادا کرنے کی پیشکش کی گئی ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ عرب جمہوریہ مصر کے نائب ڈاکٹر محمد عبد القادر حاتم نے ایک فرمان جاری کر کے مصر کی جانب سے پیغمبرِ اسلام حضرت محمدؐ کی فلم کی تیاری میں جو کچھ امریکی کمپنیاں تیار کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں معاونت ممنوع قرار دے دی ہے۔"

(روزنامہ الجمعیۃ دہلی ۲۷ر ستمبر ۱۹۷۳ء صا)

یہ ہے کرب انگیز خبر۔ اس خبر میں جہاں یہ بات اطمینان بخش ہے کہ حکومتِ مصر نے خبر ملتے ہی اس کے خلاف ضروری اقدام کیا اور اس کی معاونت ممنوع قرار دے دی۔ وہاں یہ خبر انتہائی دل آزار ہے کہ امریکہ میں اس طرح کی فلم بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اور اس خبر کو سنتے ہی ہر سچے مسلمان کے خون کا رگوں میں منجمد ہو جانا اور اس کے دل کا نہایت درجہ بے چین اور مضطرب ہو جانا ایک قدرتی امر ہے۔

آج سے دو ماہ قبل یہ بات ایران کے دار السلطنت طہران سے شائع ہونے والے اخبار کیہان کے انٹرنیشنل ایڈیشن میں جو انگریزی زبان میں غالباً ہفتہ وار شائع ہوتا ہے خبر کی صورت میں شائع ہوئی (روزنامہ سیاستِ جدید کانپور ۲۵/۷) اور ہندوستان کے مختلف اخباروں نے نقل کیا۔ چنانچہ لکھنؤ۔ کانپور اور دہلی سے شائع ہونے والے بعض اخبارات کے تراشے تو اب تک ہمارے پاس محفوظ ہیں۔ انہی میں روزنامہ قومی آواز لکھنؤ ہے جس کے پہلے صفحہ پر یہ خبر بعنوان پیغمبرِ اسلام سے متعلق فلم۔ چار مسلم ملک تیار کریں گے۔" ان الفاظ میں شائع ہوئی:ـــ

"تہران ۲۱ر جولائی۔ "کیہان" (انٹرنیشنل ایڈیشن) کی اطلاع کے بموجب پیغمبرِ اسلام حضرت محمد صلعم کی سیرت سے متعلق ایک فلم کے بارے میں اقرار ناموں پر دستخط ہو گئے ہیں

اقرار نامے کے بموجب اس فلم کو بیس ملکوں میں فارسی سمیت کئی زبانوں میں تقسیم کیا جائے گا۔

۶۰ لاکھ ڈالر (۵½ کروڑ روپے) کی لاگت سے یہ فلم "محمد پیغمبرِ خدا" کو لبنان، کویت۔ بحرین اور مراکش کی ٹیمیں مشترکہ طور پر تیار کریں گی۔ مشہور لبنانی ڈائرکٹر مصطفیٰ عقاد فلم کے ٹکنیکل پہلو کی نگرانی کریں گے۔

مناظر کی تفصیل بہت مباحثہ کے بعد طے پائی۔ اور اس کی منظوری لبنانی اعلیٰ شیعہ کونسل اور قاہرہ کی جامعہ ازہر نے دے دی ہے۔" (قومی آواز لکھنؤ ۲۲/۷)

اس کے چند روز بعد روزنامہ الجمعیۃ دہلی میں سفیر سعودی عرب کے حوالہ سے یہ خبر شائع ہوئی کہ حکومت سعودی عرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مقدسہ اور سیرتِ طیبہ کے بارہ میں قابلِ اعتراض فلم کی شوٹنگ کی ہرگز اجازت نہ دے گی۔" (روزنامہ الجمعیۃ دہلی ۲۹/۷ صا)

دونوں خبروں کے یکجائی مطالعہ سے جہاں یہ امر واضح ہو گیا کہ سعودی عرب کے ساتھ ساتھ اب حکومتِ مصر نے بھی اس فلم کی تیاری سے بیزاری اور لاتعلقی کا اظہار کیا ہے وہاں امریکہ میں اس فلم کے بنانے کا فیصلہ اور امریکی فلم کمپنیوں کا عملی اقدام بڑا ہی کرب انگیز ہے۔ ہائے افسوس! عالمِ اسلام کو یہ روزِ بد بھی دیکھنا نصیب تھا کہ ایک فلم ایکٹر ہماری عزیز از جان اور محبوب ترین ہستی کا سوانگ بھر کر فلمی سکرین پر نمودار ہو ـــ!! یا لهفنا و لهف المسلمین!! اس خبر کو سن کر ہمارا جگر پارہ پارہ ہوا جاتا ہے اور دل خون کے آنسو رو رہا ہے ـــ!! سوال پیدا ہوتا ہے کہ عالمِ اسلام باوجود عددی کثرت کے آج اس قدر بے وقعت کیوں ہو گیا؟ اور مسلمانوں کی اپنے حبیبؐ سے عشق و محبت کی آگ آج اس قدر سرد کیوں پڑ گئی کہ ان کی ناک کے نیچے ایسی سکیم عمل میں لائی جانے لگی ہے۔ زیادہ افسوس تو اس بات کا ہے کہ "کیہان" کی خبر کے مطابق اس فلم کی تیاری میں بعض اسلامی ممالک حصہ لے رہے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ع

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

امریکہ اور مغربی ممالک کے فلم زدہ لوگوں کو تو شاید ان کی کراہت و مرارت کا احساس ہی نہ ہو۔ اس لئے کہ مسیحی ممالک میں اپنے مذہبی رہنماؤں حتیٰ کہ حضرت عیسیٰؑ (جن کے متعلق ان ممالک کے مذہبی ملفوظات میں ابن اللہ تک کا درجہ دیا جاتا ہے) کے متعلق فلم سازی دھڑلے سے ہوتی رہتی ہے

(باقی ملاحظہ ہو صفحہ نمبر ۶ پر)

مکرم صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۴ اخاء ۱۳۵۲ ہجری شمسی

فتح قربانیوں کے پیچھے دوڑی ہوئی آتی ہے

اس زمانہ میں احمدیت کے قیام کا سب سے بڑا مقصد یہ تھا کہ اسلام کو رُوحانی طور پر ساری دنیا میں غلبہ حاصل ہو۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتابوں میں بڑی ہی ایمان افروز وضاحت کے ساتھ اس عظیم الشان مقصد کو نہ صرف بیان فرمایا ہے بلکہ اس مقصد کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے پُرعظمت وعدوں کو مُتحق و منسلک کرکے اس عظیم مقصد کو ہمارے لئے اس قدر یقینی بنا دیا ہے کہ ہمیں اپنے وجود پہ تو شبہ ہو سکتا ہے، اسلام کے اُس عالمگیر غلبہ پر شبہ نہیں ہو سکتا جو احمدیت کے ذریعہ مقدر ہے۔

بلکہ بہ نظرِ عمیق دیکھا جائے تو یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ یہ عظیم الشان اور بظاہر مشکل کام اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ہاتھ میں لے رکھا ہے اور ہمیں ـــ جماعت احمدیہ کو ـــ تو صرف حصولِ ثواب کے لئے ایک ذریعہ اور آلۂ کار بنایا ہے۔ اور اس جماعت کی خوش بختی میں کیسے شبہ ہو سکتا ہے جو خدا تعالیٰ کے زبردست ہاتھ کا ہتھیار بن جائے۔ اُس ساری قدرتوں والے مالک کے ہاتھ کا ہتھیار جس کے ایک لفظ "کُنْ" کہہ دینے سے دُنیا میں صفحۂ ہستی پر نمودار اور تختۂ زمین سے ناپید ہو جاتی ہیں۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی لئے فرمایا ہے کہ ؎

بگفت ایں اجرِ نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

اس سے صاف ظاہر ہے کہ غلبۂ اسلام کسی انسان کا دُور از کار تصور نہیں بلکہ یہ خدا تعالیٰ کی اٹل تقدیر ہے اور ایک آسمانی قضا ہے جسے ہر حالت میں پردۂ غیب سے منصۂ شہود پر آنا ہے۔ اور اس کی راہ میں جتنی بھی مشکلات اور روکیں ظاہر بین نگاہوں کو نظر آ رہی ہیں وہ ایک دن بہرحال دُور ہو کر رہیں گی۔

یہی وہ عظیم الشان مقصد تھا جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت ہوئی۔ اور آپؑ نے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور زبردست نشانوں اور قلوب کو گرما دینے والی قوتِ قدسیہ کے ساتھ ایک ایسی جماعت تیار کر دی جو سارے عالمِ اسلام میں سے ان چنیدہ افراد پر مشتمل تھی جن کے قلوب کی گہرائیوں میں اسلام کی خاطر قربانیاں کرنے کے ولولے انگڑائیاں لے رہے تھے۔ وہ دور دراز سے آئے اور اس زمانہ کے مامور کے قدموں پر اپنا سب کچھ نثار کر دیا۔

ایک جماعت تیار ہو گئی۔ خدا کے ہاتھ کا ایک بیج زمین میں بو دیا گیا۔ اور اس نے بظاہر اس تختۂ زمین پر لیکن بہ باطن آسمانی پانیوں سے سیراب ہو کر پنپنا شروع کر دیا۔ مخالفتوں کے طوفان اُٹھتے رہے، حوادث کی آندھیاں چلتی رہیں۔ اعدائے حق نے کبھی انفرادی طور پر اور کبھی متفق و متحد ہو کر اس بیج کو مسل کر نابود کر دینا چاہا لیکن خدا کے ہاتھ کے لگائے ہوئے بیج کو بھلا کون مسل سکتا تھا۔ وہ بیج بڑھا اور ایک درخت بن گیا۔ اور بالآخر اللہ تعالیٰ کے نوشتوں کے مطابق وہ وقتِ موعود بھی آن پہنچا جب اس درخت کی قلمیں کاٹ کر اُسے ساری دُنیا میں پھیلایا جانا تھا۔ اور یہ وہی وقت تھا جب احمدیت کے مخالفین نے ہر چہار اطراف سے نوع در نوع، لشکر در لشکر اُمڈ اُمڈ کر احمدیت کے خلاف حملے شروع کر دیئے۔ اور بڑے بلند بانگ دعووں کے ساتھ انہوں نے اپنی طرف سے خدا کے ہاتھ کے لگائے ہوئے بیج کو اُکھاڑ پھینکنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ لیکن خدا تعالیٰ کی زبردست تقدیر اندر ہی اندر اپنا کام کرتی رہی۔ اور احمدیت کو وہ بطلِ جلیل ملا جسے آسمان پر **مُصلح موعود** کہا گیا تھا۔ جسے بے حد و حساب قوتیں عطا کی گئی تھیں۔ اور جسے ظاہری و باطنی علوم سے پُر کیا گیا تھا۔ اور جس کی دُور بینی اور ژرف نگاہی مستقبل کے دبیز پردوں کو چیرتی ہوئی نکل جاتی تھی۔

آپؓ نے جب دیکھا کہ جماعت کے مخالفین پوری مستعدی کے ساتھ جماعت کو مٹا دینے پر تُل گئے ہیں۔ اور حکومت کا ایک طبقہ بھی مخالفین کی پشت پناہ بنا ہوا ہے تو آپؓ نے نورِ آسمانی سے مُستنیر ہو کر جماعت کی ترقی کی منزلوں پر اپنی اولوالعزمی کے چراغ اس شان کے ساتھ روشن کئے کہ مخالف قوتوں کے نرغے میں آئی ہوئی جماعت کو منزل کے نشانات صاف دکھائی دینے لگے۔ آپؓ نے اپنے ولولہ انگیز خطبوں اور دلوں کی گہرائیوں میں اتر جانے والی تقریروں کے ذریعہ جماعت کے دلوں کو گرما کر قربانی کے بلند مقام پر کھڑا کر دیا۔ اور تحریکِ جدید کے نام سے ایک تحریک جاری فرمائی جس کے تحت اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ احمدیہ جماعت نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی عظمت کے لئے اور ساری دنیا میں اسلام کو پھیلانے کے عظیم الشان کام کے لئے قربانیوں کا وہ معیار قائم کیا کہ آج ساری دُنیا اس کا اعتراف کر رہی ہے۔

آپؓ نے تحریکِ جدید کی تعریف مختصر الفاظ میں یوں فرمائی کہ :-

"تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے ہمیں روپے کی ضرورت ہے۔ ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے۔ ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں۔ اور انہی چیزوں کے مجموعے کا نام تحریکِ جدید ہے۔"

اور حق یہ ہے کہ جماعت نے حیرت انگیز رنگ میں ان ضرورتوں کو پورا کیا۔ جماعت نے اپنی تمام دنیوی ضرورتوں کو محض خدا کی خاطر پسِ پشت ڈال کر کروڑوں روپے کے ڈھیر اپنے آقا کے قدموں میں ڈال دیئے۔ اور جماعت کے بی۔ اے اور ایم۔ اے نوجوان جذبات کی بے پناہ قربانی کرتے ہوئے چالیس چالیس ماہوار تنخواہ پر دُنیا کے دُور دراز ملکوں میں زبان پر نعرۂ محمد کا نام اور ہاتھوں میں اسلام کی دائمی اور عالمگیر تعلیم یعنی قرآن کریم لے کر نکل گئے۔ اور صبر و رضا اور اَن تھک محنت اور دُعاؤں کے ساتھ دُنیا کی مختلف آبادیوں میں اسلام کے جھنڈے گاڑ دیئے۔

جماعت کی یہی وہ اجتماعی قربانیاں تھیں جنہیں آسمانی تائید و نصرت حاصل ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق حاصل ہوئی جو سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ملے تھے کہ :-

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

اور ساری جماعت خدا کے فضل سے اس یقین پر قائم ہو گئی کہ اس کی قربانیاں بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہو گئی ہیں۔ الحمد للہ۔ اور آج ہم بڑے فخر کے ساتھ یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ **احمدیت پر سورج غروب نہیں ہوتا**۔ لیکن ابھی جماعت کے سامنے ایک بہت بڑا کام ہے۔ اور قربانیوں کا راستہ بڑا طویل ہے۔ آپ نے علیٰ وجہ البصیرت دیکھ لیا کہ آپ کی قربانیاں پھل لا رہی ہیں۔ اسی یقین پر قائم رہ کر قربانیاں کرتے چلے جائیے اور اس کے ساتھ ہی یہ یقین رکھئے کہ فتح قربانیوں کے پیچھے پیچھے دوڑی ہوئی آتی ہے۔

اب تحریکِ جدید کا نیا سال شروع ہو رہا ہے۔ ہم نے تحریکِ جدید کے درخت کو پھل دیتے ہوئے دیکھ لیا ہے۔ اپنی قربانیوں کی بارگاہِ الٰہی میں مقبولیت کو دیکھ لیا ہے۔ ہم نے تحریکِ جدید کے ذریعہ ترقی کی بہت سی منازل طے کر لی ہیں۔ اب ہمارا فرض ہے کہ اپنے جذبۂ قربانی کو اور بھی تیز کرکے دینِ اسلام کی سربلندی کے لئے قربانیاں کرتے چلے جائیں۔ اس وقت تک کہ ساری دُنیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آکر اللہ تعالیٰ کی توحید کے ترانے گانے لگے۔ ساری قدرتوں والے خدا کے وعدے ہمارے ساتھ ہیں اور جس جماعت کی پشت پر خدا اور رسول کھڑے ہوں اس کی کامیابی میں کیسے شک ہو سکتا ہے!!

(ف۔ ا۔ گ)

اَخبارِ احمدیہ

قادیان ۳۰ رتبوک (ستمبر)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق لندن سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی آمدہ تار مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت کراچی پہنچ گئے اور ۲۶ ر ستمبر کو ربوہ کے لئے روانہ ہو گئے ہیں الحمد للہ۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دُعائیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ ہر طرح اپنا فضل شاملِ حال رکھے۔

★ ـــ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ تاحال انگلستان تشریف فرما ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور خیر و عافیت کے ساتھ واپس لائے آمین۔

★ ـــ سیدہ محترمہ بیگم صاحبہ مرزا وسیم احمد صاحب مع جملہ بچگان کے بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمد للہ۔

★ ـــ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

مقامی طور پر قادیان میں مورخہ ۲۹ رتبوک (ستمبر) سے رمضان المبارک کا آغاز ہوا۔ رمضان کے سلسلہ میں مفصل خبر دوسری جگہ ملاحظہ ہو۔

درخواستِ دُعا: میرے بیٹے عزیز محمد یوسف اسلم غوری کی دونوں آنکھوں کا اپریشن مورخہ ۳۰ ر اگست کو کامیاب طور پر ہو گیا ہے۔ اپریشن کے بعد بھی علاج جاری ہے۔ جملہ احبابِ جماعت عزیز موصوف کی آنکھوں کے صحیح طور پر رہنے اور صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر اور خدمتِ سلسلہ کی توفیق پانے کے لئے خاص طور پر دُعا فرمائیں۔ خاکسار: محمد احمد غوری مالک کوہِ نور پرنٹنگ پریس حیدر آباد۔

خطبہ جمعہ

آج دُنیا کو تباہی اور ہلاکت سے بچانے کیلئے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق جماعت احمدیہ کے سوا اور کوئی آلۂ کار نہیں ہے

جدّوجہد اور مسابقت کی دَوڑ میں ہم نے دُنیا سے آگے بھی نکلنا ہے اور اس کے لئے ایک مثال بھی قائم کرنی ہے

ہمیں چاہیئے کہ آگے بڑھیں اور اپنی کوششوں کے نیک نتائج حاصل کرنیکی کوشش کریں

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہُ اللہ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۳ر ظہور ۱۳۵۲ ہش مطابق ۳ر اگست ۱۹۷۳ء بمقام مسجد فضل لنڈن

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آیت کریمہ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ کی تلاوت فرمائی۔ اس کے بعد فرمایا:-

اِس زمانے میں مختلف اقوام ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی جو کوشش کر رہی ہیں۔ اس سے قبل اس قسم کا نظارہ انسانی تاریخ میں ہمیں نظر نہیں آتا۔ اور جب اس مسابقت کی دوڑ پر

تقوےٰ کی نگاہ

سے غور کرتے ہیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے میں جو ذرائع اور وسائل استعمال کئے جا رہے ہیں۔ اُن میں سے بعض نیک۔ جائز اور حلال وسائل نہیں۔ اسی طرح جس نتیجے تک پہنچنے کی کوشش کی جا رہی ہے وہ بھی خیر اور بھلائی کا نتیجہ نہیں۔ یعنی اس کے نتیجے میں نوعِ انسانی کے لئے کسی قسم کی بھلائی، اِصلاح، نیکی یا خوشحالی مدِ نظر نہیں۔

دُنیا نے آج جس قدر جدّ وجہد اٹامک ریسرچ کے میدان میں کی ہے جس کے نتیجے میں اٹامک اور ہائیڈروجن بم بنائے ہیں۔ اتنا بڑا سرمایہ جہاں تک مجھے علم ہے کسی اور تحقیق پر انسان نے خرچ نہیں کیا۔ اس وقت بعض ایسے ممالک بھی ہیں جو سمجھتے ہیں کہ اس وقت تک جو بم انہوں نے بنائے ہیں وہی کافی ہیں۔ مزید بموں کی ضرورت نہیں اور وہ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ اگر بعض دوسرے ممالک کو تحقیق سے روک سکیں تو پھر اس دَوڑ کو جہاں تک وہ پہنچ چکے ہیں ختم کر سکتے ہیں۔ لیکن اس میں انہیں کامیابی نظر نہیں آ رہی۔ ایٹم بم جو بن چکے ہیں، اِس جدوجہد کی دو شکلیں نکل سکتی ہیں۔ یا یہ بم استعمال کر لئے جائیں یا انسان کوئی ایسا طریقہ سوچے کہ ان کے استعمال کی ضرورت نہ پڑے۔ تیسری کوئی صورت عقلاً ممکن نہیں۔ اگر استعمال ہوں گے تو اس کے نتیجے میں انسان پر بڑی تباہی آئے گی۔ اور اگر استعمال نہیں ہوں گے اور خدا کرے کہ استعمال نہ ہوں تو وہ عظیم سرمایہ جو انسان نے اُن پر خرچ کیا کُلّی طور پر ضائع ہو جائے گا۔

اگر یہ سرمایہ ان بد ہتھیاروں پر خرچ نہ ہوتا تو انسان کی ضروریات پر خرچ ہو سکتا تھا۔ پس دو چیزیں ہمارے سامنے آتی ہیں۔ ایک یہ کہ جو ذرائع ہیں وسائل ہیں وہ صالح اور طیب اور حلال نہیں۔ مثلاً جو رقوم خرچ کی جاتی ہیں اگر

ماہرینِ اقتصادیات

ان کی تفصیل میں جائیں تو سُود اور انشورنس کا روپیہ ان کاموں پر خرچ ہوتا ہے پُرانے زمانے میں انشورنس کمپنیاں ہی جنگیں کروایا کرتی تھیں۔ اب حالات بدل گئے ہیں۔ لیکن مَیں سمجھتا ہوں کہ ہر عقلمند یہی کہے گا کہ وہ رقم جو خیر پر خرچ ہونی چاہیئے تھی۔ اس کی بجائے بدی پر منتج ہونے والی تحقیقوں پر خرچ ہو رہی ہے۔

دُوسری یہ چیز نمایاں ہے کہ اس عظیم جد وجہد اور کوشش کا نتیجہ بجائے بھلائی کے انسان کے لئے فکر اور خوف کا باعث ہو رہا ہے۔ اور یہ خطرہ پیدا ہو رہا ہے کہ اِنسان خود کُشی کر کے کہیں اپنی ہلاکت کے سامان پیدا نہ کرلے۔

قرآنِ کریم نے اس آیت میں جو مَیں نے پڑھی ہے۔ ہمیں بتایا ہے کہ مجرد مسابقت بُری نہیں۔ لیکن مسابقت وہ ہونی چاہیئے جو خیر کا باعث ہو۔ خیر کی جو تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے کی ہے وہ دونوں پہلوؤں پر مشتمل ہے۔ یعنی وسائل نیک ہوں اور نتائج بھی نیکی اور بھلائی کے ہوں۔

اِس دُنیا میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی ایسی دوڑ جاری ہے کہ

انسانی تاریخ

میں ایسی کوئی مثال پہلے نظر نہیں آتی۔ اِس دُنیا میں جماعتِ احمدیہ کو دوسروں سے آگے نکلنے کی کوشش کرنی پڑے گی۔ اگر احمدیّت نے کامیاب ہونا ہے اور اسلام نے غالب آنا ہے تو جماعتِ احمدیہ کو اس مسابقت میں آگے نکلنے کی کوشش میں ایسی شدّت اور حُسن پیدا کرنا پڑے گا کہ کامیابی بھی ہو اور دوسروں کے لئے راہنمائی بھی ہو۔

ہماری جد وجہد ۸۰ سال سے شروع ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے اعلان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے غلبۂ اِسلام کے لئے مجھے مبعوث کیا ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ حضرت مسیح علیہ السّلام کی طرح مَیں جمال لے کر دُنیا کی طرف آیا ہوں۔ میرے ذریعہ نبیٔ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی قوّتِ قدسیّہ کے نتیجے میں جمالی تجلّیات دکھا کر بنی نوعِ انسان کو اپنی طرف اور اپنی رسنا اور محبّت کی طرف کھینچا جائے۔ آپؑ نے فرمایا کہ تین صدیاں ابھی نہیں گذریں گی کہ مَیں اپنے مشن اور مقصد کو حاصل کر لوں گا۔ اور اِسلام اِس کوشش کے نتیجے میں اللہ

تعالیٰ کے فضل اور رحمت کے ساتھ ساری دُنیا پر غالب آجائے گا۔ آپؑ نے فرمایا کہ تین صدیاں نہیں گذریں گی۔ یہ نہیں فرمایا کہ تین صدیاں گذر جائیں گی تو پھر غلبۂ اسلام ہوگا۔

دیگر قرائن اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے جو ہمیں پتہ چلتا ہے اس کے مطابق

غلبۂ اسلام کا آغاز

ایک صدی سے شروع ہو جائے گا۔ شمسی لحاظ سے صدی پوری ہونے میں تقریباً ۱۳ سال لگ جائیں گے۔ قمری لحاظ سے اس سے کم وقت لگے گا۔

ہماری جدّ وجہد اور مسابقت کے میدان میں عمل شروع ہو چکا ہے۔ اس کا آغاز بڑا آہستہ ہوا۔ غیر تو غیر اپنے بھی اسے اچھی طرح نہیں سمجھ رہے تھے غیر مبائعین سے صبر نہ ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مُنہ سے اُن کو یہ کہا گیا تھا کہ تین سو سال نہیں گذریں گے کہ تم میری پیشگوئیوں کے مطابق جماعت احمدیہ کے ذریعے اسلام کو دُنیا میں غالب پاؤ گے۔ ان کے دماغوں نے یہ سمجھا کہ سو سال کے بعد یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے جو بشارتیں ملی ہیں ان کے پُورا ہونے سے کہیں قبل آپؑ کا زمانہ ختم ہو جائے گا۔ اب اگر وہ پیش گوئیاں اور بشارتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور ضرور ہیں تو کمزور احمدی کو بھی تین سو سال انتظار کرنے کے لئے تیار ہونا چاہیئے۔ لیکن جیسا مَیں نے بتایا ہے تین سو سال کا ہمیں انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔ میرا ذاتی اجتہاد ہے کہ ایک سو سال یعنی

ایک صدی کے بعد

یہ قرائن ظاہر ہوں گے۔ یہ روشنی ایک شاندار تجلی کی صورت میں ۹۰ اور ۹۵ کے درمیان دکھائی جائے گی۔

ہم مبائعین ہیں۔ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو پرکھا۔ ہم ایمان بالغیب بھی لائے۔ لیکن آپ کی بتائی ہوئی چیزیں اپنے اپنے وقت پر پُوری ہوئیں۔ اور ہم یقینِ کامل کے ساتھ بغیر کسی شک وشبہ کے اس نتیجے پر پہنچے کہ جو باتیں ابھی پُوری نہیں ہوئیں وہ اپنے وقت پر ضرور پُوری ہوں گی۔ کیونکہ ان پیش گوئیوں کا منبع اور سرچشمہ اللہ تعالیٰ کا وجود ہے۔

اِس وقت مَیں جماعت کے سامنے یہ چیز رکھ رہا ہوں کہ جو چیزیں پہلے نظر نہیں آتی تھیں اب وہ نظر آنے لگ گئی ہیں۔ ہمیں یہ بھی نظر آنے لگ گیا کہ دُنیا میں ایک دُوسرے سے آگے بڑھنے کے لئے ایک زبردست دوڑ جاری ہے۔ اور ہمیں یہ بھی پتہ چلا کہ اس دوڑ میں وہ دُنیا جو

اِسلام کی حقیقت

نہیں پہچانتی وہ نہ تو نیک وسائل سے کام لے رہی ہے اور نہ ہی نیک نتائج پیدا کر رہی ہے۔ بلکہ استحصال اور ظلم کی مُرتکب ہو رہی ہے۔

جو قومیں اٹامک بم بنانے میں کامیاب ہوئی ہیں یہ تو اللہ تعالیٰ کی عطا کے سمندر کا ایک قطرہ ہے جو اُن کو ملا ہے۔ اگر ایک قطرہ پالینے کے بعد وہ سمجھنے لگیں کہ یہ قوم ہماری منشاء کے مطابق اپنی سیاست کو نہیں ڈھالتی اس کو ہم آنکھیں دکھائیں گے اور اپنی بات منوائیں گے۔ تو کیا یہ نتائج خیر اور بھلائی کے ہوں گے؟

پس ایک قطرہ پالینے کے بعد دروازے بند نہیں ہوئے بلکہ سارا سمندر ہمارا انتظار کر رہا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ آگے بڑھیں اور اپنی کوششوں کے نیک نتیجے حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ ہماری ابتداء ہلکی چال سے ہوئی پھر اس میں وسعت پیدا ہونی شروع ہوئی۔ اب اس میں تیزی پیدا ہو رہی ہے ہماری تحریک نے بڑا [illegible] حاصل کیا ہے۔ مثلاً

۷۳ سالہ جدوجہد

اور کوشش کے نتیجے میں جماعت مالی قربانی میں (اگرچہ اور بھی بہت سے پہلو ہیں) جس مقام تک ۱۹۶۵ء میں پہنچی تھی گذشتہ سات سال میں میرے زمانہ خلافت میں ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ترقی ۲ گنا بڑھ گئی ہے۔ گویا جہاں ۷۳ سالہ کوشش پہنچی تھی سات سال میں اس سے ۲ گنا زیادہ ہو گئی ہے۔ یہ صرف مالی قربانی کی مثال مَیں دے رہا ہوں۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی ایک پہلو ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے اسلام کے غلبے کے لئے ایک تسلسل کا سیلاب آیا ہوا ہو۔ ہم دیکھ رہے ہیں اور نوجوان نسل کو دیکھنا چاہیئے کہ کیا تھا اور کیا ہو رہا ہے۔

نیک نتائج کے لئے نیک ذرائع کو اختیار کرکے ہی نوعِ انسان کی بھلائی کی خاطر نہ صرف انگلستان، امریکہ، روس، چین، جاپان بلکہ تمام دُنیا کی مجموعی کوششوں کے مقابلے پر اس جدوجہد میں آگے نکلنا ہے۔ یہی خدا کا منشاء ہے اور یہی مطالبہ ہے جو جماعتِ احمدیہ سے کیا جا رہا ہے۔

زندگی کے ہر میدان میں

ہم نے دُنیا کے مقابل پر آنا ہے۔ اس سے ڈرنا نہیں۔ اور دُعاؤں کے ذریعہ نیکی اور بھلائی کے وسائل کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جذب کرنا ہے۔

مَیں پُورے زور سے آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس جدّوجہد اور مسابقت کی دوڑ میں آپ نے اُن سے آگے بھی نکلنا ہے۔ اور دُنیا کے لئے ایک مثال بھی قائم کرنی ہے۔ اگر آپ آگے نکل جائیں تو دُنیا کا ایک حصہ آپ کی تعریف تو کریگا لیکن آپ کے نقشِ قدم پر نہیں چلے گا۔ لیکن جب یہ مسابقت اور جدّوجہد ایک حسین شکل اختیار کرے گی تب دُنیا آپ کی طرف متوجہ ہوگی۔ کیونکہ حُسن میں ایک کشش ہے۔ اِس طرح دُنیا اس تباہی سے بچ جائے گی جس تباہی کے سامان اپنی غفلتوں اور جہالتوں کی وجہ سے وہ پیدا کر رہی ہے۔ دُنیا آپ کے پیار کو دیکھ کر اس پیار کو حاصل کرے گی جس پیار کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ آج دُنیا کو تباہی اور ہلاکت سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق آپ کے سوا اور کوئی آلہ کار نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ نے اِس لئے مبعوث کیا ہے کہ آپ کے ذریعے اسلام غالب ہو۔ اِسلام کوئی تلوار تو نہیں۔ اِسلام کے غلبے کا مطلب یہ ہے کہ انسان بحیثیتِ انسان مجموعی طور پر اللہ تعالیٰ کے پیار اور رضا کو حاصل کرنے والا ہو۔

خدا ایسا کرے کہ ہم اس حقیقت کو سمجھیں اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی کوشش کریں۔

تحریکِ جدید — اور — ہمارا فرض

از حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب وکیل الاعلیٰ تحریکِ جدید و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے غلبۂ اسلام کی ایک مستقل بنیاد قائم کی۔ حضورؑ کی بشارات کے مطابق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اسلام کے غلبہ کے لئے تحریکِ جدید جیسی شاندار اور الہامی تحریک شروع فرمائی۔ جس کے شاندار نتائج اکنافِ عالم میں ہم اپنی زندگی میں دیکھ رہے ہیں۔ اس تدریجی غلبہ کے کام میں اب برق رفتاری پیدا ہو رہی ہے۔

تمام امراء و صدر صاحبان اور مبلّغینِ سلسلہ کا فرض ہے کہ اس مبارک اور مثمر ثمراتِ حسنہ تحریک کے بارے میں ہفتۂ تحریکِ جدید میں سب احبابِ سلسلہ کو شریک کرنے کی پوری کوشش کریں۔ اس چندہ کے بارے میں حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ:-

"یہ تحریک خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس لئے وہ اسے ضرور ترقی دے گا۔ اور اس کی راہ میں جو روکیں ہوں گی اُن کو بھی دُور کر دے گا۔ اور اگر زمین سے سامان پیدا نہ ہوں گے تو آسمان سے خدا تعالیٰ اس کو برکت دیگا۔ ..... (اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والوں کا) نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ ..... اُن کی اولادوں کا خدا تعالیٰ خود متکفّل ہوگا اور آسمانی نور اُن کے سینوں سے اُبل کر نکلتا رہے گا۔ اور دُنیا کو روشن کرتا رہے گا۔"

اللہ تعالیٰ سب کو اس میں شرکت کی توفیق عطا کرے اور اسے قبول فرمائے آمین ☆

مالی جہاد — اور — خواتینِ سلسلہ

از محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

پیاری بہنو اور عہدیداران لجنات اماء اللہ!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ۔

آپ اسلام کے دورِ اوّل کی خواتین کی جانشین ہیں۔ اس مبارک دور ثانی میں حضرت اُمّ المومنین حضرت سیدہ اُمّ ناصر صاحبہ و حضرت سیدہ اُمّ طاہر صاحبہ رضی اللہ عنہنّ اور متعدد دیگر احمدی خواتین نے قابلِ رشک قربانیاں کیں۔ الفضل کے اجراء۔ شفاخانہ نور کے ایک وارڈ کی تعمیر۔ مصباح کے اجراء۔ یورپ میں بعض مساجد کی تعمیر اور اشاعتِ قرآن کے لئے قابلِ صد فخر مالی جہاد کیا۔ آپ تحریکِ جدید کے چندہ کے تعلّق میں سلسلہ کی ضروریات کے لئے ہفتۂ تحریکِ جدید میں خاص توجہ کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ چاہیئے کہ ہر خاتون اور ہر بچہ اور بچی اس میں شرکت کریں۔ اور جلسہ کر کے اس کی اہمیت اور سادگی اور ترکِ رُسوم پر عمل کرنے کی تلقین کی جائے جو اس تحریک کی جان ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے:-

"تحریکِ جدید اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ ..... اللہ تعالےٰ ..... (اخلاص سے قربانی کرنے والوں کو) اُن کی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب عطا فرماتا رہے گا۔"

اللہ تعالیٰ ایسے ثواب کے حصول کیلئے شاندار قربانی کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین ☆

امریکہ میں رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی فلم بنانے کا یہ دلآزار فیصلہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

حضرت عیسیٰ کے مقدمہ (ٹرائل آف جیسس) اور اُن کی زندگی کے متعلق مختلف چیزوں کو عرصہ ہوا فلمایا جا چکا ہے۔ اور بائیبل (انجیل) میں درج حکایات و اساطیر کے مطابق دوسرے پیغمبروں حضرت نوحؑ حضرت سلیمانؑ، داؤد علیہ السلام سے متعلق بھی متعدد فلمیں بن چکی ہیں۔ (ریاستِ جدید کانپور ۲۵ ستمبر)

مگر زیادہ افسوس تو خود مسلم ممالک پر ہے جو اس مکروہ فعل میں امریکی کمپنیوں کی معاونت کے لئے اقرار نامے طے کر رہے ہیں۔

اگر اس قسم کی خبر ان اسلامی ممالک اور خود امریکہ کو بدنام کرنے کے لئے گھڑی نہیں گئی بلکہ اس میں کسی پہلو سے بھی صداقت موجود ہے تو عالمِ اسلام کو یہ تلخ حقیقت بھی منجملہ اور بہت سے مکروہات کی طرح اضطراراً قبول کرنی ہوگی۔ اور بمطابق "مجبوری کا نام صبر ہے۔" ان کو اس نوع کا "صبر" بھی کرنا ہی پڑے گا لیکن جب تک ایسی رسوائے عالم فلم منصۂ شہود میں نہیں آتی مسلمانوں کو ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر فلم کمپنیوں کو اس مکروہ فعل سے باز رکھنے کے لئے کوشش نہ کرنا بھی درست نہیں۔ ہمارے خیال میں سب سے پہلے تو اسلامی ممالک کو ہی حرکت میں آنا چاہیئے۔ اور اس کے ساتھ سارے عالمِ اسلام کو تائیدی آواز بلند کرنی چاہیئے۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر پوری اسلامی غیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ساری دنیا کے مسلمان اور تمام اسلامی حکومتیں ایک جذبہ سے اُٹھ کھڑی ہوں تو کوئی وجہ نہیں کہ ایسی دِلآزار فلم تیار کرنے والی کمپنیاں اپنے فیصلہ کو بدل نہ لیں۔ اس سلسلہ میں حکومتِ مصر کا اعلان دوسروں کے لئے قابلِ تقلید ہے اگر تمام دیگر اسلامی ممالک بھی یک زبان ہو کر عملی معاونت سے دستکشی کا صاف اعلان کر دیں تو فلم کمپنیوں کو ہوش آجائے۔ اس کے ساتھ اس بات کی بھی بڑی ضرورت ہے کہ شائع شدہ خبر کے مطابق جو اسلامی ممالک ایسے مکروہ معاہدہ میں شامل بتائے جاتے ہیں اُن پر دوسرے مسلم ممالک محبت اور پیار کے ساتھ معقول رنگ کا ایسا دباؤ ڈالیں اور ان کی اسلامی حمیت کے جذبہ کو بیدار کرنے کی کوشش کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ اپنے ارادہ کو بدل نہ دیں۔

یہ دو صورتیں تو اس رنگ کی ہیں جنہیں اصولِ جنگ کے مطابق دشمن کو اس کی حدود ہی میں روک لینے کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اس کے بعد تیسرا مرحلہ وہ ہے جسے اندرونی محاذ کی مضبوطی کا نام دیا جانا چاہیئے۔ مسلمانوں کو اس محاذ سے بھی کسی صورت میں صرفِ نظر نہیں کرنا چاہیئے۔ اس وقت عالمِ اسلام اس خطرناک حملہ کی وجہ سے چلّا رہا ہے۔ چنانچہ رابطہ عالمِ اسلامی کی عظیم تنظیم سے لیکر چھوٹی چھوٹی معقول اسلامی تنظیموں تک کے ایوانوں سے بھی آوازیں بکثرت سُننے میں آرہی ہیں کہ غیروں کی طرف سے اس وقت عالمِ اسلام خطرناک طور پر فکری حملہ کی زد میں ہے۔ اور حملہ آوروں کا بڑا نشانہ مسلمانوں کی نئی نسل ہے۔ اس لئے اس بات کی بڑی ضرورت ہے کہ تمام وہ لوگ جو اسلام کا حقیقی درد اپنے دِل میں رکھتے ہیں وہ اس پہلو سے بھی اپنی نئی نسل کو قلعہ بند کرنے کی کوشش کریں۔ اور اس کی صورت یہی ہے کہ ان کے دماغوں اور دلوں سے فلمی دنیا کے اثرات کو مٹانے کی کوشش کریں۔ بڑے ہی موثر طریق پر جس کے ساتھ بزرگوں کا اپنا عملی نمونہ بھی ایک لازمی امر ہے۔ انہیں فلم کے بُرے اثرات سے آگاہ کریں۔ اور پھر ان کے اندر فلم بینی کے بڑھتے ہوئے رجحان کو ختم کرنے کی کماحقہ کوشش کریں۔

یاد رکھئے کہ زمانہ طاقتور کے سامنے کوئی بات بھی مشکل نہیں ہے۔ بلّی کی آمد پر کبوتر کا آنکھیں بند کر لینا اس کی جان نہیں بچا سکتا۔ اس لئے پیش آمدہ حالات کا اچھی طرح جائزہ لیکر اس کے مقابلہ کے لئے تیار رہنے کی ضرورت ہے۔ پہلے تو یہ بات بھی محض خیال ہی خیال ہے کہ مسلم ممالک ایسی فلم کی تیاری کے سلسلہ میں بعد اقرار ناموں کے دستکش ہو جائیں گے۔ اور اگر یہ بھی ہو جائے تو نہیں کہہ سکتے کہ فلم کمپنیاں اپنے اس ارادہ کو ترک کر دیں۔ اس لئے بعد تیاری ایسی فلموں کو دیکھنے والے خود مسلمانوں ہی میں سے ہزاروں بلکہ لاکھوں نفوس نکل آئیں گے۔ اس لئے قبل اس کے کہ وہ وقت آئے مسلمانوں کو اس اندرونی محاذ کے مضبوط بنا لینے کی ضرورت ہے۔ اس کی ایک عملی صورت یہ بھی ہے کہ تمام اسلامی ممالک مکمل طور پر غیرتِ ایمانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے یہاں ایسی فلم دکھائے جانے کو قانونی طور پر ممنوع قرار دیں۔ پھر بگڑے مزاج کے افراد میں انفرادی رنگ میں غیرتِ ایمانی کے جذبہ کو بیدار کرنے کی کوشش کریں۔ ہمارے نزدیک یہ مؤخر الذکر محاذ ہی مسلمانوں کے لئے اس وقت کمزور ترین محاذ ہے اور اندیشہ ہے کہ اسی سوراخ سے شیطانی طاقتیں مسلمانوں کے شیرازہ میں دراندازہوں گی۔ اور اسلام کو ناقابلِ تلافی زک پہنچانے کی کوشش کریں گی۔

خدا کا شکر ہے کہ اس محاذ پر بھی جماعتِ احمدیہ نے بے مثال نمونہ قائم کر رکھا ہے۔ یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ احمدیہ جماعت کے تمام افراد سوائے شاذ و نادر کے اپنے محبوب امام کے ارشاد کی تعمیل میں عرصہ ۳۹ سال سے فلم بینی کی لت سے نمایاں طور پر دست کش ہیں۔ مقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کے دُوسرے خلیفہ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے آج سے ۳۹ سال پہلے جماعت کی ترقی اور اسلام کی ٹھوس خدمات بجالانے کے لئے ایک بابرکت تحریک "تحریکِ جدید" کے نام سے جاری فرمائی۔ اس میں منجملہ بڑے ہی شاندار عملی پروگرام کے جماعتِ احمدیہ کی اعلیٰ دینی تربیت کے لئے حضورؓ نے جماعت کے افراد کے لئے فلم بینی کی قطعی ممانعت فرمادی۔ اس سے جہاں جماعت کے افراد کا ہزاروں ہزار روپیہ رائیگاں جانے سے بچ گیا وہاں اسی روپیہ سے دینِ اسلام کی خدمت و اشاعت کے لئے چندہ کے طور پر دینے کی آپؓ نے تحریک فرمائی جس سے آج ساری دُنیا میں اسلام کی تبلیغ کا شاندار کام ہو رہا ہے۔ اور آج جماعت کی طرف سے یہ جو فخر کے ساتھ اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ تو اس میں اسی بابرکت تحریک کا بڑا عمل دخل ہے۔

پس جو بات ہم نے عامۃ المسلمین اور علماء کے سامنے غیروں کی طرف سے اسلام پر فکری حملہ سے بچاؤ کے لئے پیش کی ہے یہ بات صرف کہنے کی حد تک نہیں بلکہ جماعتِ احمدیہ نے اسے کر کے بھی دکھا دیا ہے۔ اس لئے زیرِ نظر دلآزار فیصلہ کے بعد عالمِ اسلام کو اگر کوئی مؤثر اقدام کرنا ہے تو احمدیہ جماعت کے نمونہ پر چل کر ہی کامیابی ممکن ہے۔ لیکن اگر ایسا نہ کیا گیا اور وقتی طور پر کچھ جوش و خروش کا اظہار کر دیا گیا۔ کچھ ریزولیشن پاس کر دیئے گئے، کہیں مظاہرے ہوگئے، اخبارات میں احتجاجی مضامین شائع کر دیئے گئے تو اس کا فلم سازوں پر چنداں اثر نہ ہوگا ——!!

یہاں تک تو ہم نے اسلام پر اس رنگ کے حملہ کو روکنے کا یا بلفظِ دیگر اسلام کی طرف سے ڈیفنس کرنے کا ذکر کیا ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ مکمل کامیابی صرف ڈیفنس پر ہی منحصر نہیں اس کے لئے آفینس قسم کی ایسی مثبت تدابیر پر بھی عمل کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ جس سے خود حملہ آوروں کے اپنے ہی کیمپ میں کھلبلی مچ جائے۔ چونکہ یہ زمانہ اسلام کی طرف سے مخالفین پر تلوار چلانے کا نہیں بلکہ قلمی جہاد اور فکری قوتوں کو عمل میں لانے کا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس بنیاد پر بھی مسلمان حرکت میں آئیں۔ یقین جانئے کہ اس محاذ پر بھی جماعتِ احمدیہ نے نہایت درجہ خوش کن کام کیا ہے۔ اور بفضلہٖ تعالیٰ اس کے شاندار نتائج بھی دُنیا کے سامنے آچکے ہیں۔ تحریکِ جدید کی بابرکت تحریک نے بیرونی ممالک میں منصوبہ بند طریق پر اسلام کی مؤثر تبلیغ و اشاعت کا وسیع میدان تیار کیا ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ آج دنیا کے ایسے دُور دراز علاقوں میں پیارے رسُول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بڑی ہی شان سے لہرا رہا ہے۔ جہاں چند سال قبل اس پیارے نام سے لوگ قطعی ناآشنا تھے۔ مگر آج یہ حالت ہے کہ اس جاہ و جلال کے نبی کے لئے زبانوں پر درود و سلام ہے تو محبتِ رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب آنکھوں سے آنسو رواں ہیں۔ جاؤ افریقہ کے براعظم میں اس عظیم انقلاب کا نظارہ بچشمِ خود مشاہدہ کر لو —— یا یورپ و امریکہ کے احمدیہ مشنز میں اس کی تصدیق کرالو۔ جہاں احمدی مبلّغین کی شب و روز کی اعلیٰ تبلیغ و تربیت کے نتیجہ میں وہاں کے اصل باشندے حلقہ بگوشِ اسلام ہو کر اسلام اور مقدس بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے والہ و شیدا بن رہے ہیں —— !! اللّٰھم زد فزد۔

پس مثبت نتائج دیکھنے کے لئے اس نہج پر کام کرنے کی بڑی ضرورت ہے۔ تب وہ لوگ جو آج "پیغمبرِ خدا" نام سے فلمیں بنا کر ایک دنیا کو سیرتِ طیبہ کے نام سے نعوذ باللہ تماشا دکھانا چاہتے ہیں اُن کے دِل اس پیارے رسول کی حقیقی محبت سے پُر ہو جائیں گے۔ تب اُن کی غیرتِ ایمانی خود بخود اپنا رنگ دکھائے گی۔ اور حقیقت شناس طبائع فلمی پردہ پر رکھلائے جا رہے مصنوعی کردار کو خود ٹھکرا دیں گی۔ اور اُن کی عملی نفرت ہی فلم سازوں کے منصوبوں کو خاک میں ملا دیگی۔ اِن شاء اللہ تعالیٰ و ما ذٰلک علی اللہ بعزیز۔

اِس سلسلہ میں کچھ اور باتیں بھی کہنے کی ہیں مگر اس وقت ہم اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔ باقی گفتگو کسی اور موقعہ پر کی جائے گی۔ انشاء اللہ و باللہ التوفیق۔

درخواستِ دُعا: خاکسار کی اہلیہ مورخہ ۲۶ مئی کو اچانک تشویشناک طور پر بیمار ہو گئیں۔ ماہ مئی کے شروع میں لال ہسپتال امرتسر داخل رہ کر ماہر لیڈی ڈاکٹر کے زیرِ علاج رہیں۔ ان کی ہدایات کے مطابق گھر پر بھی دواؤں کا استعمال جاری رہا۔ ایک دو ماہ کے وقفہ کے بعد پھر جا کر دکھایا۔ باوجود اُن کی طرف سے پوری تسلی دلائے جانے کے اس ماہ کے آخری ہفتہ میں اچانک وہی تشویشناک تکلیف عود کر آئی۔ اس بار تین چار روز تو حالت بڑی تشویشناک ہوگئی۔ اب قدرے افاقہ ہے لیکن کمزوری بہت ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل صحت بخشے اور اُن کی کمزوری بھی جلد دُور ہو جائے۔ اور مجھے بھی یکسوئی سے سلسلہ کی خدمت کی توفیق ملتی رہے۔

خاکسار: محمد حفیظ بقاپوری

تحریکِ جدید کا ایک اہم مطالبہ ـــــ سادہ زندگی

از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ

؎ منہ دل در تمنائے دنیا گر خدا خواہی
کہ می خواہد نگارمن تہیدستان عشرتے

جماعتِ احمدیہ میں خلافتِ ثانیہ کا دور (۱۹۱۴ء–۱۹۶۵ء) بڑی اہمیت کا حامل ہے جبکہ متعدد پیچیدہ مسائل حکومتوں کو درپیش تھے۔ ایک اہم مسئلہ سرمایہ دار اور مزدور کا تھا جسکو سوشلزم کے اصولوں کی روشنی میں حل کرنے کی کوشش کی جا رہی تھی۔ اور سوشلزم کی انتہائی صورت کیمونزم کے ذریعہ روس میں بہت بڑا انقلاب بھی رونما ہو چکا تھا۔ لیکن اس انقلاب کے بعد بھی یہ مسئلہ صحیح رنگ میں حل نہیں ہوا تھا۔ اور دنیا امن و سکون کی متلاشی تھی۔

ان حالات کے پیشِ نظر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ایک اہم تحریک کا اجراء فرمایا۔ جو تاریخ احمدیت میں تحریک جدید کے نام سے موسوم ہے۔ آپ نے اس تحریک کے ذریعہ احمدیوں کو بالخصوص اور دیگر اہلِ دنیا کو بالعموم اس طرف توجہ دلائی کہ اگر وہ اس وقت پیش آمدہ مسائل کا حل چاہتے ہیں۔ اور امن و امان کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں تو وہ بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر گامزن ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تحریک جدید کے ذریعہ ۱۹؍ مطالبات جماعت کے سامنے رکھے جن میں سے پہلا مطالبہ تھا کہ احمدی احباب خصوصیت سے سادہ زندگی بسر کریں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جب ظہور ہوا۔ تو اس وقت بھی امارت و غربت اور انسانوں میں عدم مساوات کا اہم مسئلہ حضورؐ کے سامنے تھا۔ صنادید قریش [illegible] اللہ کے ذریعہ آنے والی آمدن کو صرف اپنی پرتکلف زندگی اور عیاشی پر صرف کر رہے تھے۔ غریب کا کوئی پرسانِ حال نہیں تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو طاقت اور حکومت عطا فرمائی تو اس مسئلہ کو نہایت عمدگی سے حل فرمایا۔ اور وہ اس طرح کہ حضورؐ نے اپنی سادہ زندگی کو عملی طور پر اہلِ مکہ کے سامنے پیش کیا۔ [illegible] ایک وقت ایسا آیا کہ آپ عرب کے بادشاہ تھے لیکن اس وقت بھی آپ نے پرتکلف زندگی بسر کرنے کی طرف کبھی [illegible] نہ دیا اور تعیش کی زندگی سے ہمیشہ منہ موڑے رکھا اور اپنے ماننے والوں کو بھی سادہ زندگی کی تلقین ان الفاظ میں فرمائی کہ:-

"کُن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل"

اے مسلم اس دنیا میں تکلفات سے خالی اور ہلکی پھلکی سادہ زندگی بسر کر جس طرح ایک مسافر زندگی بسر کرتا ہے۔

آنحضرت صلعم کے تیار کردہ اسلامی تمدن کا یہی اہم نقطہ مرکزی تھا جب تک مسلمانوں نے اس مرکزی نقطہ پر عمل کیا انہیں غربت و امارت کے سلسلہ میں کوئی دشواری پیش نہیں آئی۔ اور جب اس مرکزی نقطہ کو انہوں نے چھوڑا۔ تو بے شمار دشواریوں میں پھنس گئے۔

سادہ زندگی بسر کرنے میں سب سے بڑی حکمت یہ ہے کہ امراء اور غرباء کا تفاوت دور ہوتا ہے طبقہ امراء کو غرباء پر کسی قسم کے تفوق کا خیال پیدا نہیں ہوتا۔ اور غربت و امارت کے ظاہری امتیازات ختم ہو جاتے ہیں۔ حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں۔

"تاریخ عالم کے مذہبی حصہ کی ورق گردانی سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ جب کبھی کوئی مذہبی جماعت قائم ہوتی ہے تو اسمیں نہ صرف یہ کہ امارت و غربت کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ زمانہ استقبال میں اس سوال کے خطرہ کو بھانپ کر بذریعہ وحی آسمانی اس [illegible] کو بیخ و بن سے اکھاڑ [illegible] کے لئے واضح تعلیم دی جاتی ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ ان کو اعجازی طور پر نمایاں فتوحات حاصل ہوئیں اور جب تک وہ اس اصل کی پیروی کرتے رہے ..... تو وہ دن دوگنی اور رات چوگنی ترقیات کرتے رہے اور جونہی ان کا قدم جادہ [illegible] سے پھسلا اور ایک دوسرے پر [illegible] تفوق کی [illegible] پیدا ہوا۔ [illegible] کے نیچے گر [illegible] میں گرتے گئے [illegible]

چنانچہ [illegible] [illegible] [illegible]

کرنے پر ایک انصاری نوجوان نے یہی سوال اٹھایا کہ خون تو ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے اور مال غنیمت قریش سمیٹ رہے ہیں تو خداوند تعالیٰ نے تمام انصار قوم کو خلافت جیسی نعمت سے محروم کر دیا۔"

(بحوالہ الفضل ۳؍ نومبر ۱۹۳۶ء)

جماعت احمدیہ کو اب بھی حضورؓ کے اس مطالبہ سادہ زندگی کی طرف کئی رنگ میں توجہ کرنے کی ضرورت ہے اس مختصر سے مضمون میں چند امور کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

(۱)

سادہ زندگی اختیار کرتے ہوئے کھانے پینے میں۔ اور لباس میں سادگی بہت ضروری ہے۔ پرتکلف اور متعدد کھانوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ یہ چیز جہاں امارت و غربت کے امتیاز کو رفع کرتی ہے وہاں روحانی ترقیات میں بھی مدد دیتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"اولیاء اللہ نے لکھا ہے کہ اعلیٰ روحانی ترقیات کے لئے کم کھانا کم بولنا، کم سونا ضروری ہے اور کم کھانے سے سادہ زندگی کا بڑا تعلق ہے۔ زیادہ کھانا کھانے والوں کو یہ پتہ ہی نہیں لگتا کہ وہ کتنا کھا گئے۔ ...... تو کم خوری کم گوئی اور کم سونا روحانی ترقیات کے لئے اولیاء الٰہی ضروری بتلاتے ہیں۔ ...... سو دوستوں کو اس تحریک کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہیئے۔"

(خطبہ فرمودہ ۱۸؍ دسمبر ۱۹۳۶ء)

(۲)

سادہ زندگی میں یہ امر بھی شامل ہے کہ موجودہ زمانہ میں جو فضول خرچی کی اور مخرب اخلاق چیزیں نکل آئی ہیں ان سے پرہیز کیا جائے۔ مثلاً ایک بہت بڑی لعنت اس وقت سینما کی ہے جو ایک طرف مخرب اخلاق ہے اور دوسری طرف مال و دولت کی تباہی کا موجب ہے [illegible] سینما بینی سے جو تباہی [illegible] وہ بیان سے باہر ہے۔

مسلمانوں کی اقتصادی حالت بے حد کمزور ہے۔ لیکن مسلمان سینما بینی کے مرض میں کثرت سے مبتلاء ہیں۔ اگر یہی روپیہ جو سینما میں تباہ کیا جاتا ہے۔ اسلام کی اشاعت میں صرف کیا جائے یا اس سے غریب مزدور اور بیوہ عورت کی مدد کی جائے تو وہ زیادہ ثواب کا موجب ہے اور اس سے معاشرہ کی بھی اصلاح ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں

"آج کل مسلمانوں کی حالت حد درجہ خراب ہے۔ اوّل تو اس وجہ سے کہ مسلمانوں میں بیکاری زیادہ ہے اور دوسرے اس وجہ سے کہ جو کام کرتے ہیں اور جن کے پاس کچھ روپیہ ہے وہ روپیہ اپنی ذات پر ہی خرچ کرتے ہیں۔ غرباء پر خرچ نہیں کرتے۔ حالانکہ اسلام چاہتا ہے کہ لوگ کمائی کریں اور اس سے کچھ اپنی ذات پر خرچ کریں اور کچھ دوسرے لوگوں پر۔

(خطبہ فرمودہ ۱۸؍ دسمبر ۱۹۳۶ء)

(۳)

بیاہ شادی کے موقعہ پر سادگی سے کام لیا جائے اور فضول اخراجات سے اجتناب کیا جائے۔ شادیوں کے موقعہ پر جن خاندانوں کے پاس روپیہ ہوتا ہے۔ وہ بدقسمتی سے بدرسوم میں اس کو خرچ کر دیتے ہیں۔ [illegible] پر ہزارہا روپیہ خرچ کر دیا جاتا ہے۔ میں دہلی میں مسلمانوں کی متعدد شادیوں میں شریک ہوا ہوں اور جن امیر مسلمانوں کے ہاں اس قسم کی فضول خرچی دیکھی ہے ان کو توجہ بھی دلائی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ امراء اس طرف توجہ نہیں دیتے۔ میں نے دیکھا کہ شادی کے موقعہ پر بڑی بڑی دعوتیں کر کے روپیہ برباد کیا جاتا ہے۔ اسی طرح بہت زیادہ مہر باندھ دیئے جاتے ہیں۔ جنکی غرض صرف نمود و نمائش ہوتی ہے۔ اور بعد میں اسکی وجہ سے جھگڑے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ بعض لوگ یہ کوشش کرتے ہیں کہ عورتوں سے مہر بخشوائے جائیں۔ بعض لوگ عورتوں کو دبا کر مہر بخشوا بھی لیتے ہیں [illegible] [illegible] سے مہر عورت کا [illegible] دیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس [illegible] یہ بتلائی ہے کہ مہر مرد کی حیثیت [illegible] رکھا جائے۔ اسی طرح جہیز [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible] عمل کیا جاتا ہے [illegible] حضرت خلیفۃ المسیح الثانی [illegible] [illegible] شادیوں کے [illegible]

باقی دیکھیں صفحہ پر

رحمت ـــ مغفرت ـــ اور دوزخ سے آزادی کا مہینہ

از ـــ مکرم سید رشید احمد صاحب سونگھڑوی

خدا تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا۔ اور انسان کی عبودیت میں خدا تعالیٰ کی رضا ہے۔ اور مومن کی خوشی خدا تعالیٰ کی رضا میں ہے۔ مومن کی کامل عبودیت میں رضائے الٰہی کے حصول کے مواقع میسر ہوتے ہیں اور وفات تک ہوتے رہتے ہیں۔ ان مواقع میں سے بعض مواقع مخصوص اور اہم ہوتے ہیں خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو بڑا ہی پیار کرنے والا ہے۔ وہ جب بندے کو اپنی عبادت کے لئے حکم دیتا ہے۔ تو دوسری طرف بے انتہا اجر کے علاوہ ایسی نیکیاں بجا لانے کے اہم مواقع بھی فراہم کرتا ہے جس سے ہر مومن اپنی اپنی استعداد کے مطابق رضائے الٰہی کے حصول کے لئے کوشش کرتا ہے۔ اور اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے آپ سامان کرنے کی سعی کرتا ہے جو آخرت میں کام آتے۔ لیکن جو شخص (حقیقی معنوں میں) مومن نہیں ہے اسکو ایسا موقعہ ملنا یا نہ ملنا برابر ہوتا ہے۔ کیونکہ اس نے نہ اپنے خالق کو پہچانا۔ اور نہ اپنی تخلیق کی غرض کو سمجھا۔ نہ حقیقی معبود کو شناخت کیا۔ اور نہ رضائے الٰہی کی لذت کو محسوس کیا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنا قرب تلاش کرنے کے لئے بابرکت مواقع میں سے ایک نہایت بابرکت موقعہ رمضان شریف کا مہینہ رکھا ہے۔ جو اپنے اندر بڑی عظمت رکھتا ہے۔ اور اس کا ہر حصہ خدا تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے بادل برسانے والا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ایک حدیث میں فرمایا کہ اس کا پہلا عشرہ (یعنی اس ماہ کی پہلی تاریخ سے دسویں تاریخ تک حصہ) رحمت ہے دوسرا عشرہ (یعنی گیارھویں تاریخ سے بیسویں تاریخ تک کا عرصہ) مغفرت ہے اور آخری عشرہ (یعنی اکیسویں تا آخر کا عرصہ) دوزخ سے آزادی کا وقت ہے۔ پہلے عشرہ میں مومن خدا تعالیٰ کی رحمت کو آسانی کے ساتھ جذب کرنے کے لائق ٹھہرتا ہے۔ پھر حصول رحمت سے ایک قدم آگے بڑھ کر وہ خدا تعالیٰ کی مغفرت کی چادر کے نیچے آجانے کی کوشش کرتا ہے۔

اس طرح کی نیکیوں کے التزام کے ساتھ اور روزے کے تقاضوں کو کما حقہ پورا کرتے چلے جانے کے بعد جب وہ تیسرے عشرے میں پہنچتا ہے۔ اور اپنی نیکیوں میں زیادہ زور لگا دیتا ہے تو خدا تعالیٰ کا فضل اس رنگ سے اس پر جلوہ گر ہوتا ہے۔ کہ گویا اسے دوزخ سے آزادی مل گئی۔ ایسے وقت میں مومن کو بارگاہ ایزدی سے آواز آتی ہے

یٰاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ
ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً
فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ

یعنی اے انسان! تجھے نفس مطمئنہ کا تمغہ دیا جاتا ہے۔ تو اپنے رب کے قریب آجا تجھے میرے دربار میں مقبولیت حاصل ہو گئی۔ تجھ سے کسی قسم کی ناراضگی باقی نہیں رہی۔ تو خدا سے راضی اور تجھ سے خدا راضی میری جنت میں داخل ہونے والے بندوں میں تیرا نام درج گیا۔ تو جنتی بن گیا اور میری جنت میں اطمینان سے رہ

الغرض یہ (رمضان) ایسے بابرکت ایام ہیں کہ اس عرصہ کی نفلی عبادت اور نفلی نیکی کا ثواب دوسرے ایام کے فرض عبادت ونیکی کے ثواب کے برابر ہے۔ پھر اس کے فرض نیکی کا ثواب دوسرے ایام کے فرض نیکی کے ستر گنا ثواب کے برابر ہے۔ رمضان کی مخصوص عبادت چونکہ روزہ ہے۔ سو اس کے اجر کے سلسلہ میں (حدیث قدسی ہے) خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ الصوم لی وانا اجزی بہٖ (بخاری) کہ روزہ جو خالص میری رضا کے لئے ہوتا ہے۔ اس کا اجر میں خود ہوں (اور میری شان یہ ہے کہ (۱) رب العالمین ہوں (۲) الرحمان ہوں (۳) الرحیم ہوں اور (۴) مالک یوم الدین ہوں) اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا تمام بنی نوع انسان بغیر محنت کے یوں ہی ایسا اجر عظیم پالیں گے۔ نہیں بلکہ بقول سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سچی بات یہی ہے کہ:۔

" مہینے بیشک بابرکت ہوتے ہیں خدا کے کلام بے شک بابرکت ہوتے ہیں۔ علوم و معارف بے شک بابرکت ہوتے ہیں۔ لیکن یہ برکتیں تو انہی حاصل کر سکتے ہیں جو اپنے آپ کو اس کے پانے کے قابل بناتا ہے۔ دوسروں کے لئے یہ مہینے یہ [illegible] یہ خدا کے کلام یہ علوم و معارف غضب اور لعنت کا موجب ہو جاتے ہیں:

(الفضل ۲۵ مارچ ۱۹۲۷ء)

جیسا کہ مذکورہ اقتباس سے ظاہر ہے یہ ایام دوسروں کے لئے غضب اور لعنت کا موجب بھی ہوا کرتے ہیں چنانچہ یہی وجہ ہے اللہ تعالیٰ نے روزہ کی فرضیت بیان کرتے وقت یہ شرط لگا دی کہ لعلکم تتقون۔ تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو الغرض روزے کا موعودہ اجر حاصل کرنے کے لئے لازم ہے کہ جملہ شرائط کے ساتھ ادا کئے جائیں۔ جسے نہایت ہی جامع طریق پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا کہ

" رمضان کے مہینہ میں اللہ تعالیٰ ہم سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ پو پھٹنے سے لے کر سورج غروب ہونے تک بھوکے رہو پیاسے رہو۔ اور نفس کی بعض دوسری خواہشات کو بھی چھوڑ دو پس رمضان میں انسان اس تکلیف کو برداشت کرتا ہے۔

(الفضل ۲۳ دسمبر ۱۹۶۷ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

" روزہ دار کو خیال رکھنا چاہیئے روزہ سے صرف یہ مطلب نہیں کہ انسان بھوکا رہے بلکہ خدا کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں بہت عبادت کیا کرتے تھے۔ ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر۔ اور ان ضرورتوں سے انقطاع کر کے تبتل الی اللہ حاصل کرنا چاہیئے۔ بدنصیب ہے وہ شخص جسکو جسمانی روٹی ملی مگر اس نے روحانی روٹی کی پرواہ نہیں کی جسمانی روٹی سے جسم کو قوت ملتی ہے۔ ایسا ہی روحانی روٹی روح کو قائم رکھتی ہے۔ اور اس سے روحانی قویٰ تیز ہوتے ہیں:

(لیکچر لا الہ الا اللہ صفحہ ۴۳)

اس بابرکت مہینہ کی مثال دیتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا جیسے ایک سخی اپنے خزانہ کے دروازے کھول کر اعلان کر دے کہ جو آئے لے جائے۔ ان دنوں خدا تعالیٰ اپنی برکتوں اور رحمتوں کے دروازے اپنے بندوں کے لئے کھول دیتا ہے اور کہتا ہے آؤ آکر لے جاؤ:

(الفضل ۹ اپریل ۱۹۲۶ء)

مبارک ہیں وہ خوش نصیب جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکتیں حاصل کرتے ہیں اور اس مبارک مہینہ کو اپنے لئے حقیقی معنوں میں رحمت۔ مغفرت۔ اور دوزخ سے رہائی کا مہینہ بناتے ہیں۔ اور اپنی عاقبت کو سنوارتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس ماہ سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور اسلام اور احمدیت کی جلد سے جلد ترقی کے لئے دعا کرنے کی توفیق دے اور خدا کرے کہ ہماری کوششیں بارگاہ ایزدی میں مقبول ہوں۔ اور سب کی عاجزانہ دعائیں قبول ہوں:

درخواستہائے دُعا

(۱) مکرم سید کمال الدین صاحب لسنہ کا بچہ جسکی عمر چھ سال ہے۔ کچھ عرصہ سے بیمار ہے کامل شفایابی کیلئے اور وہاں مخالفت زوروں پر ہے مخالفین کے شر سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں

(۲) مکرم محمد ظہور حسین صاحب اڑیسہ اپنے بچوں کے نیک خادم دین بننے اور ملازمت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (مینجر بدر قادیان)

(۳) خاکسار کے والد محترم خواجہ محمد صدیق صاحب فانی کافی عرصہ سے بلڈ پریشر سے بیمار ہیں۔ نیز میں نے پٹوار کا امتحان دیا ہوا ہے۔ اس میں کامیابی کے لئے بھی تمام احباب کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار:۔ عبد الحق مشتاق (حال مقیم قادیان)

تحریکِ جدید کا مستقبل!

جس کے لئے سعیٔ کامل مطلوب ہے!!

کام مشکل ہے بہت منزلِ مقصود ہے دُور　اے مرے اہلِ وفا سست کبھی گام نہ ہو

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مدراس

خدا تعالیٰ نے اسلام کا عالمگیر غلبہ اور مستقبل جماعتِ احمدیہ کے ساتھ وابستہ قرار دیا ہے چنانچہ خدا تعالیٰ نے لیظھرہٗ علی الدین کلّہٖ کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرما کر اسلام کے عالمگیر غلبہ کی بنیاد ڈالی چنانچہ آپ نے آکر یہ خوش خبری دی :-

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پوری تازگی اور روشنی کا دِن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا۔ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ چڑھے گا۔ جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔" (فتح اسلام)

نیز فرماتے ہیں :-

"خدا نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا۔ اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا۔ اور میرے سلسلہ کو تمام زمین پر پھیلائے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کریگا۔ .... اور یہ سلسلہ زور سے بڑھیگا اور پھولیگا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہوجائے گا۔" (تذکرہ صفحہ ۸۴۶)

جماعتِ احمدیہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کا سلوک بھی اِس بات کا ثبوت ہے کہ یہ الٰہی تحریک ایک دن دُنیا میں ضرور رنگ لانے والی ہے۔ چنانچہ یہ جماعت مخالفت کی تیز و تُند آندھیوں اور طوفانوں سے گذرتی رہی۔ اس کے خلاف مخالفوں کی تمام طاقتیں مجتمع ہوئیں۔ اور اس تحریک کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لئے منظم کوششیں کی گئیں۔ لیکن یہ لوگ اپنی تمام کوششوں اور کاوشوں میں پوری طرح ناکام و نامراد ہوتے رہے۔

چنانچہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے مخالفوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"مخالف لوگ عبث اپنے تئیں تباہ کر رہے ہیں۔ مَیں وہ پودا نہیں ہوں کہ اُن کے ہاتھ سے اکھڑ سکوں۔ اگر اُن کے پہلے اور ان کے پچھلے اور اُن کے زندے اور اُن کے مُردے تمام جمع ہوجائیں۔ اور میرے مارنے کے لئے دُعائیں کریں تو میرا خدا ان تمام دُعاؤں کو لعنت کی شکل میں بنا کر اُن کے مُنہ پر مارے گا۔ دیکھو صدہا دانشمند آدمی آپ لوگوں کی جماعت میں سے نکل کر ہماری جماعت میں ملتے جاتے ہیں۔ آسمان پر ایک شور ہے اور فرشتے پاک دِلوں کو کھینچ کر اس طرف لا رہے ہیں اب اِس آسمانی کارروائی کو کیا انسان روک سکتا ہے؟ بھلا اگر کچھ طاقت ہے تو روکو۔ وہ تمام مکر و فریب جو نبیوں کے مخالف کرتے رہے ہیں وہ سب کرو۔ اور کوئی تدبیر اُٹھا نہ رکھو۔ ناخنوں تک زور لگاؤ۔ اتنی دعائیں کرو کہ موت تک پہنچ جاؤ۔ پھر دیکھو کیا بگاڑ سکتے ہو؟"

(اربعین نمبر ۴ صفحہ ۶)

غرض یہ خدا تعالیٰ کا ایک ابدی فیصلہ ہے جس کا وہ عملی ثبوت بھی دے رہا ہے کہ یہ سلسلہ ساری دُنیا پر محیط ہوجائے گا۔ اور اس کے مخالفین نیست و نابود ہوکر رہ جائیں گے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کے عظیم الشان اور عالمگیر رُوحانی غلبہ کے لئے ہمارے بے لوث ایثار و قربانی اور جلیل القدر خدمات کو بھی ایک وسیلہ اور ذریعہ قرار دیا ہے۔

قرونِ اولیٰ میں اسلام کی ترقی کا انحصار خدا تعالیٰ کی خصوصی تائید و نصرت کے علاوہ صحابہ رضوان اللہ علیہم کی بے لوث اور عدیم المثال قربانیوں پر بھی تھا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ الٰہی سلسلوں کی کامیابی کا انحصار اس سلسلہ میں شامل افراد کی قربانیوں اور ان کے معیار کے ساتھ وابستہ ہے۔

افرادِ جماعت کے اندر قربانی کی رُوح پیدا کرنے اور اپنی ضروریات اور خواہشات کو ضبط میں لانے اور اِس طرح ایک خدائی فوج کے قیام کے لئے آج سے قریباً چالیس سال قبل سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جماعت میں ایک نظامِ نو کی بنیاد ڈالی جس کا نام حضور اقدسؓ نے الٰہی منشاء کے مطابق "تحریکِ جدید" رکھا۔ چنانچہ حضور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

"میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی۔ اچانک میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی۔ پس بغیر اس کے کہ میں کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ تحریکِ جدید جو خدا نے جاری کی، میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی۔ میں بالکل خالی الذہن تھا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دِل پر نازل کی اور مَیں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔

پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۲۷ر نبوت ۱۳۲۱ ہش)

تحریکِ جدید کے مطالبات کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے حضورؓ نے فرمایا :-

"اِن مطالبات کا خلاصہ چار باتیں ہیں۔ اوّل جماعت کے افراد میں عملی زندگی پیدا کرنا۔ خصوصاً نوجوانوں کے اندر بیداری اور عملی جوش پیدا کرنا۔ دوسرے جماعتی کاموں کی بنیاد بجائے مالی بوجھ کے ذاتی قربانیوں پر زیادہ رکھنا۔ تیسرے جماعت میں ایک ایسا فنڈ تحریکِ جدید کا قائم کر دینا جس کے نتیجہ میں تبلیغ کے کام میں مالی پریشانیاں روک پیدا نہ کریں۔ چوتھے جماعت کو تبلیغی کاموں کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ دلا دینا۔

(رپورٹ مجلسِ مشاورت اپریل ۱۹۳۹ء)

تحریکِ جدید کو قائم ہوئے اب قریباً چالیس سال ہو رہے ہیں۔ اس عرصہ میں اس الٰہی تحریک نے مذہبی دُنیا میں جو عظیم الشان انقلاب پیدا کیا ہے۔ وہ ہر ایک کے سامنے ہے۔ آج اِس تحریکِ جدید کی بدولت تبلیغِ اسلام کا ایک مضبوط اور وسیع نظام قائم ہوا ہے جس کے نتیجہ میں عیسائیت اور دہریت کے مراکز میں ایک تہلکہ مچ گیا ہے۔ مختلف زبانوں میں اسلامی لٹریچر شائع کیا گیا ہے۔ دُنیا کی مشہور چودہ کے قریب زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع ہوچکے ہیں۔ سینکڑوں مساجد اور دیار التبلیغ قائم ہوچکے ہیں۔ سینکڑوں مجاہدینِ اسلام تبلیغِ اسلام کی اکنافِ عالم میں کامیاب مہم جاری کئے ہوئے ہیں۔ اور آج ہر احمدی نہایت فخر سے یہ کہنے میں حق بجانب ہے کہ آج تبلیغِ احمدیت پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا۔

چنانچہ پچھلے ۴۰ سال تحریکِ جدید کی تحریک ہمیں بتاتی ہے کہ اس کا مستقبل بہت شاندار ہے۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ اس مستقبل کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے ہمیں سعیٔ عمل کی بھی ضرورت ہے۔

چنانچہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

"اب ہمارے لئے یہ امر واضح ہوگیا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمارے لئے وہ دِن قریب سے قریب تر لانا چاہتا ہے۔ جب ہم نے اسلام کی لڑائی کو اس کے اختتام اور کامیاب اختتام تک پہنچانا ہے۔ اب کسی ایک ملک یا دو ملکوں کا سوال نہیں۔ اب کسی ایک مبلغ یا دو مبلغ کا سوال نہیں۔ اب سر دھڑ کی بازی لگانے کا سوال ہے۔ یا کفر جیتے گا۔ یا ہم مریں گے۔ یا کفر مرے گا اور ہم جیتیں گے۔ درمیان میں اب بات نہیں رہ سکتی ....

.... مَیں تحریکِ جدید کو اس وقت تک جاری رکھوں گا جب تک کہ تمہارا سانس قائم ہے۔ تا خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت .... محدود نہ رہے۔ بلکہ وہ تمہاری ساری عمر تک چلتی جائے۔ جس کی ساری عمر تک خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کے انعام جاتے ہیں۔ اس کے مرنے کے بعد بھی اس کے ساتھ جاتے ہیں۔

پس مَیں تم سب کو تحریکِ جدید کی قربانیوں میں حصّہ لینے کے لئے بُلا رہا ہوں۔"

(الفضل ۲۱ر دسمبر ۱۹۳۵ء)

شعر

خالی امید ہے فضول سعیٔ عمل بھی چاہیئے
ہاتھ بھی تو ہلائے جا آگے قدم بڑھائے جا

ہفتہ تحریکِ جدید کی غرض و غایت

از مکرم ملک صلاح الدین صاحب وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

احبابِ کرام! ہفتہ تحریکِ جدید میں تحریکِ جدید کی غرض و غایت سے احباب خصوصًا نئی پود کو روشناس کرانے کا موقعہ بہم پہنچانا مطلوب ہے۔ اس تحریک کا مقصود یہ ہے کہ جماعت کفایت شعاری کا شیوہ اختیار کرے۔ لہو و لعب سے کلّی محترز ہو جائے۔ کیونکہ لہو و لعب اور ان کے تباعِ زمانۂ حال کی تہذیبِ نَو کا جزوِ لازم بن چکے ہیں۔ اور یہ تہذیبِ نو فتنۂ دجّال کی پیداوار ہے اور اس فتنہ کا استیصال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد ہے۔ اشاعتِ دین کی خاطر انفاقِ اموال اور وقفِ اولاد اور وقفِ اوقات اور احکامِ شریعت کی پابندی اور دُعاؤں کا شغف پیدا کرنا اِس مقصدِ بعثت کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہے۔ امید ہے کہ:-

(۱) لجنات اماء اللہ، مجالسِ انصار اللہ، اطفال الاحمدیہ، خدام الاحمدیہ اور صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال و تحریکِ جدید سب افراد تک پہنچ کر اور جہاں تک ممکن ہو جلسہ کر کے مقصدِ تحریکِ جدید سے انہیں واقف کرائیں گے۔ اور ان کو بتائیں گے کہ یہ تحریکِ جدید ایسی اہم ہے کہ حضرت مصلح موعود رضؓ نے فرمایا ہے کہ اس چندہ سے اسلام کی ترقی اور احمدیت کے غلبہ کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ اور اس کا ثواب وفات کے ہزاروں سال بعد تک ملتا رہے گا۔ اور تاریخِ اسلام میں ان چندہ دہندگان کا نام نہایت احترام سے یاد رکھا جائے گا۔ اور یہ تحریک ایسی ہی اہم ہے جیسے منارۃ المسیح کے لئے چندہ دیا گیا۔ اور بعد کی نسلیں ان لوگوں کے لئے دُعائیں کرتی رہیں گی۔

(۲) - سالِ رواں کلّیہ کا وعدہ نہ ہو اس سے وعدہ حاصل کریں گے۔

(۳) - سالِ رواں کا چندہ اور بقایا کی زیادہ سے زیادہ وصولی کی جائے گی۔

اللہم تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت دے اور ان میں اثر و جذب پیدا کرے اور عنداللہ مقبول ہوں ——— آمین ٭

اعلانِ نکاح

عزیزی مبارکہ بیگم بنت مکرم محمد عثمان صاحب صدر جماعت احمدیہ سوروب ضلع شیموگہ (میسور) کا نکاح عزیز محمد عبید اللہ قریشی پسر مکرم بی۔ کے فضل الرحمٰن صاحب قریشی ساکن سیوانگر بنگلور کے ساتھ مبلغ دو ہزار ایک سو روپے مہر پر حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعتِ احمدیہ قادیان نے مورخہ ۲۱/۹/۷۳ کو بعد نمازِ عصر مسجد مبارک قادیان میں پڑھایا۔ اس خوشی میں خاکسار کی طرف سے مبلغ پانچ روپے مد اعانتِ بدر میں جمع کروا دیئے گئے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس تعلق کو جانبین کے لئے موجب خیر و برکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

خاکسار بی۔ ایم داؤد احمد مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

دُعائے نعم البدل

خاکسار کے ہمزلف محترم محمد عظمت اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ کرنول کے ہاں مورخہ ۱۱ ستمبر کو مُردہ بچی پیدا ہوئی۔ زچّہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے سلامت رکھا۔ احباب نعم البدل اور خصوصًا اولادِ نرینہ کے عطا ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار: محمد کریم الدین شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

درخواستِ دُعا:

(۱) خاکسار کے چچازاد بھائی محمد شریف صاحب منڈاشی آف بھدرواہ کو اللہ تعالیٰ نے ۱۴/۹/۷۳ کو دوسرا بچہ عطا فرمایا ہے۔ بچے کی صحت و سلامتی، خادمِ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے ——— (۲)۔ برادرم محمد اقبال صاحب گنائی ابن مکرم عبدالغفار صاحب گنائی بھدرواہ نے ایم بی بی ایس میں داخلہ لینے کے لئے انٹرویو دیا ہے۔ نمایاں کامیابی کے لئے وہ درخواستِ دُعا کرتے ہیں ——— (۳)۔ برادرم محمد اقبال صاحب ملک بھدرواہ بیمار ہیں ان کی کامل شفایابی کے لئے ——— نیز ——— (۴) خاکسار کے بڑے بھائی رحمت اللہ صاحب منڈاشی بھدرواہ کی طبیعت اکثر خراب رہتی ہے۔ ان کی صحت کاملہ کیلئے عاجزانہ دُعاؤں کی درخواست ہے۔

خاکسار: عنایت اللہ متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

وقفِ جدید کے انسپکٹر صاحب کا دورہ علاقہ جموں و کشمیر

مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر کا بطور انسپکٹر وقفِ جدید علاقہ جموں و کشمیر و پونچھ کے دورہ کا پروگرام شائع کیا جاتا ہے۔ اور مقامی جماعتوں کے نیز مجالس انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ ان سے تعاون فرمادیں تا کام زیادہ سرگرمی سے ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو آمین۔ **انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان**

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
کنی پورہ	۱۰/۱۰/۷۳	۲	۱۲/۱۰/۷۳	اونتی گام۔ ترکہ پورہ	۸/۱۱/۷۳	۱	۹/۱۱/۷۳
شورت	۱۲	۲	۱۴	ہیچہ مرگ	۹	۱	۱۰
آسنور	۱۴	۳	۱۷	خمریال	۱۰	۱	۱۱
کوریل	۱۷	۲	۱۹	سرینگر	۱۱	۱	۱۲
رشی نگر	۱۹	۳	۲۲	بھدرواہ	۱۲	۲	۱۴
ماندوجن	۲۲	۱	۲۳	ڈوڈہ	۱۴	۱	۱۵
گاگرن۔ جوفن نامن	۲۳	۱	۲۴	جموں	۱۵	۱	۱۶
مانلو۔ زورہ	۲۴	۱	۲۵	پونچھ	۱۶	۱	۱۷
میدشہ واڑ	۲۵	۱	۲۶	ششیندرہ	۱۷	۲	۱۹
پاڑی پورہ	۲۶	۲	۲۸	سلواہ۔ پٹھانہ تیر	۱۹	۲	۲۱
پیک ایرچھ	۲۸	۲	۳۰	گورسائی	۲۱	۱	۲۲
نونہ مئی	۳۰/۱۰/۷۳	۱	۳۱/۱۰/۷۳	چارکوٹ	۲۲	۲	۲۴
سنند براڑی	۳۱/۱۰/۷۳	۱	۱/۱۱/۷۳	کالاین	۲۴	۱	۲۵
اندورہ	۱-۱۱-۷۳	۱	۲-۱۱-۷۳	لوہارکہ	۲۵	۱	۲۶
چھوہڑ	۲	۱	۳	چارکوٹ	۲۶	۱	۲۷
مرہامہ۔ بیج بہاڑہ	۳	۱	۴	بڈھانوں	۲۷	۱	۲۸
اسلام آباد	۴	۱	۵	جموں	۲۸	۱	۲۹
ہاری پاری گام	۵	۱	۶	سری نگر	۲۹	۱	۳۰
سرینگر	۶	۲	۸	کنی پورہ	۳۰/۱۱/۷۳	۱	۱/۱۲/۷۳

تحریکِ جدید کا ایک اہم مطالبہ "سادہ زندگی" (بقیہ صفحہ ۷)

اس وجہ سے آتی ہے کہ لوگوں میں یہ رواج ہے کہ لڑکے والے بَری دکھاتے ہیں اور لڑکی والے جہیز دکھاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ غریب لڑکیاں جو ان چیزوں کو دیکھتی ہیں وہ یا تو دل ہی دل میں کڑھتی رہتی ہیں یا اگر بیوقوف ہوں تو ماں کو آ کر چمٹ جاتی ہیں کہ ہمارے لئے بھی ایسی چیزیں تیار کریں اسی طرح مردوں میں سے جب کئی اس قسم کے نظارے دیکھتے ہیں تو ان کے دلوں میں خواہش پیدا ہوتی ہے کہ جب ہماری شادی ہوگی تو ہم بھی ایسا ہی کریں گے.... اگر مسلمان قرآن کریم کا علم رکھتے تو وہ سمجھتے کہ قرآن مجید نے ایسے دکھاوے سے منع کیا ہوا ہے۔" (خطبہ فرمودہ ۱۸ دسمبر ۱۹۳۴ء)

پس حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کی طرف سے سادہ زندگی کا جو مطالبہ کیا گیا ہے یہ بیشمار اہم فوائد پر مشتمل ہے اس لئے ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ سادہ زندگی اختیار کرے۔ کھانے پینے پہننے بیاہ اور شادی کے مواقع پر ایسا طریق اختیار کیا جائے جس میں اسراف نہ ہو۔ اور جس میں ہمارے غریب بھائیوں کا حصہ شامل ہو۔ سادہ زندگی اختیار کرنے کے لئے جن باتوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے ان کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کا مندرجہ ذیل فرمان ہر وقت سامنے رکھنا چاہیئے:-

"کھانے میں سادگی، لباس میں سادگی۔ رہائش میں سادگی یہ عارضی چیزیں نہیں بلکہ مستقل چیزیں ہیں۔ اور دوستوں کا فرض ہے کہ جبر سے نہیں بلکہ پیار سے، محبت سے سمجھا کر دلائل دیکر لوگوں کو قائل کریں۔ جب یہ باتیں ہماری جماعت کے قلوب پر راسخ ہو جائیں گی تو جب احمدیت کو بادشاہتیں ملیں گی۔ اس وقت سچے بادشاہ، بادشاہ بن کر نہیں بلکہ بھائی بن کر حکومت کریں گے...... اور وہ بیابرحکم متنفر نہیں ہو رہا ہوگا بلکہ خادم حکومتیں ہوں گی۔ اور دنیا کو لوٹنے کے لئے نہیں بلکہ دنیا کو اُبھارنے کے لئے قائم ہوں گی۔ اور اس ذریعہ سے اسلام کی شوکت دوبارہ ظاہر ہوگی۔" (خطبہ فرمودہ ۱۸ نومبر ۱۹۲۶ء)

اللہ تعالیٰ سب احمدی بھائیوں اور بہنوں کو اس نہایت ہی اہم مطالبہ پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ اللہم آمین ٭

تحریکِ جدید کی اس وقت تک کامیابی!

منجانب مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ متعین حیدرآباد

ایک عظیم الشان پیشگوئی

سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے ابھی تحریک جدید کے مطالبات سے متعلق خطبات کا سلسلہ جاری نہیں فرمایا تھا کہ حضورؓ نے تحریک جدید کے کامیاب ہونے کی واضح پیشگوئی ان الفاظ میں بیان فرمائی تھی کہ

"اگر تم سب کے سب بھی مجھے چھوڑ دو۔ تب بھی خدا غیب سے سامان پیدا کر دے گا۔ لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ جو بات خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کہی۔ اور جس کا نقشہ اس نے مجھے سمجھا دیا ہے۔ وہ نہ ہو وہ ضرور ہو کر رہے گی۔ خواہ دوست دشمن سب مجھے چھوڑ جائیں۔ خدا خود آسمان سے اترے گا۔ اور اس مکان کی تعمیر کر کے چھوڑے گا۔"

(الفضل ۷ر نومبر ۱۹۳۴ء)

فرمایا:-

"باوجودیکہ ہم نہ تشدد کریں گے۔ اور نہ رسول نافرمانی۔ باوجودیکہ ہم گورنمنٹ کے قانون کا احترام کریں گے۔ باوجود اس کے کہ ہم ان تمام ذمہ داریوں کو ادا کریں گے۔ جو احمدیت نے ہم پر عائد کی ہیں۔ اور باوجود اس کے کہ ہم ان تمام فرائض کو پورا کریں گے۔ جو خدا اور اس کے رسولؐ نے ہمارے لئے مقرر کئے ہیں۔ پھر بھی ہماری سکیم کامیاب ہو کر رہے گی۔ کشتیٔ احمدیت کا کپتان اس مقدس کشتی کو پر خطر چٹانوں میں سے گذارتے ہوئے سلامتی کے ساتھ اسے ساحل پر پہنچا دے گا۔ یہ میرا ایمان ہے۔ اور میں اس پر مضبوطی سے قائم ہوں۔ جن کے سپرد الٰہی سلسلہ کی قیادت کی جاتی ہے۔ ان کی عقلیں اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے تابع ہوتی ہیں۔ اور وہ خدا تعالیٰ سے نور پاتے ہیں۔ اور اس کے فرشتے ان کی حفاظت کرتے ہیں۔ اور اس کی رحمانی صفات سے وہ مؤید ہوتے ہیں۔ اور گو وہ دنیا سے اٹھ جائیں اور اپنے پیدا کرنے والے کے پاس چلے جائیں۔ مگر ان کے جاری کئے ہوئے کام نہیں رکتے اور اللہ تعالیٰ انہیں مفلح اور منصور بناتا ہے۔"

(الفضل ۱۱ر نومبر ۱۹۳۴ء)

مجلس احرار

اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا عظیم الشان منفی پہلو مجلس احرار اور اس کے ہمنواؤں کی ناکامیاں، نامرادیاں اور عبرتناک تباہیاں ہیں۔ کیونکہ مجلس احرار ہی جماعت احمدیہ کو صفحہ ہستی سے نیست و نابود کرنے کے بلند و بالا دعاوی لے کر اٹھی تھی۔ اور ایک فتنۂ عظیم پیدا کرنے میں کامیاب بھی ہو گئی تھی۔ لیکن ؎

عدو شرے برانگیزد کہ خیر ما دراں باشد

اللہ تعالیٰ نے اس فتنہ عظیم کو خیر عظیم میں بدل ڈالا۔ اور یہ فتنہ و فساد تحریک جدید جیسی عالمگیر اور پر عظمت اور زندہ جاوید تحریک کے لئے ایک بہانہ بن گیا۔ حضورؓ فرماتے ہیں:-

"حقیقت یہی ہے کہ احرار کو خدا تعالیٰ نے ایک بہانہ بنا دیا ہے۔ کیونکہ ہر تحریک کے جاری کرنے کے لئے ایک موقعہ کا انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اور جب تک وہ موقع میسر نہ ہو جاری کردہ تحریک مفید نتائج نہیں پیدا کر سکتی۔"

(الفضل ۸ر فروری ۱۹۳۶ء)

پس مجلس احرار اور ان کے ہمنواؤں کو اب تک ناکامیاں، نامرادیاں اور عبرتناک بربادیاں اور ان کے لئے اب تک جتنی بھی ذلت و نکبت کے سامان پیدا ہوئے وہ سب در حقیقت تحریک جدید کی کامیابیاں ہیں۔ اگرچہ یہ منفی پہلو کی کامیابیاں ہیں۔ اور مثبت پہلو کی کامیابیوں سے ہیں۔ اس اعتبار سے تو کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ کسی فرد یا قوم کی نامرادی اور تباہی سے ہمیں کوئی خوشی نہیں پہنچ سکتی۔ بلکہ دکھ اور رنج پہنچتا ہے۔ البتہ اس دنیا میں ہی زندہ لوگوں کے لئے نصیحت ضرور ہے۔ السَّعِيْدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهٖ کہ سعید وہ ہے جو غیر کی حالت کو دیکھ کر نصیحت حاصل کرے۔ آج ہر شخص گہری نگاہ ڈال کر نہایت آسانی کے ساتھ دیکھ سکتا ہے کہ صداقت احمدیت کو جھٹلانے والی اور اس کے خلاف فتنۂ عظیم برپا کرنے والی مجلس احرار اور اس کے ہمنواؤں نے اپنے معتقدوں کے لئے کیسے کڑوے، کسیلے زہرناک اور ہلاکت آفریں پھل بکھیر دیئے۔ اور اس کے مقابل پر تحریک جدید زمین کے کناروں تک کیسے شیریں، زندگی بخش، زندہ جاوید تازہ بتازہ پھلوں کی مورد و مصداق بن گئی ہے۔ "فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ" الآیہ

شہادت اعداء

الفضل ما شہدت بہ الاعداء کے مطابق، فضیلت وہ ہوتی ہے۔ جس کا اعتراف دشمن بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت المصلح الموعود کے زبان حق بیان میں وہ جذب و اثر بخشا تھا۔ کہ ایک غریب کمزور اور مخالفین کے نزدیک حقیر مگر اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں دور حاضر کی معزز ترین جماعت یعنی جماعت احمدیہ نے وہ کچھ کر کے دکھایا۔ جس کا عشر عشیر بھی مجلس احرار پیش نہ کر سکی بلکہ اس نے اپنے ہمنواؤں اور معتقدین کو ایک عبرتناک گڑھے میں اتار رکھا ہے۔ اسی مجلس احرار کے صدر مولوی حبیب الرحمان صاحب لدھیانوی نے اپنی ایک تقریر میں کہا:-

"ہم میاں محمود (رضی) کے دشمن ہیں۔ زبان ہم اس کی تعریف بھی کرتے ہیں۔ دیکھو اس نے اپنی اس جماعت کو جو کہ ہندوستان میں ایک تنکے کی مانند ہے کہا کہ مجھے ساڑھے ستائیس ہزار روپیہ چاہیئے تو جماعت نے ایک لاکھ دے دیا اس کے بعد گیارہ ہزار کا مطالبہ کیا تو اسے دگنی تگنی دے دیا"

(الفضل ۲۶ر اپریل ۱۹۳۵ء)

اس کے مقابل پر مجلس احرار کے امیر شریعت کہلانے والے مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے امرتسر میں تقریر کرتے ہوئے کہا:-

"مسلمانو! میں تم کو چھوڑنے کا نہیں مرتے دم تک نہیں چھوڑنے کا۔ بلکہ مر کر بھی نہیں چھوڑوں گا۔ کیونکہ مرنے کے بعد میرا بیٹا تمہارے رہے گا۔ جب میں تم کو نہ اس جہان میں چھوڑنے والا ہوں۔ نہ اس جہان میں چھوڑنے والا ہوں۔ تو پھر تمہیں چندہ دینے میں کوئی عذر نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ کہکر انہوں نے حاضرین کی طرف دیکھنا شروع کیا۔ مگر ان کے کاسۂ گدائی میں کسی نے ایک پیسہ تک نہ ڈالا (پھر کہا)... بولتے کیوں نہیں، چپ کیوں ہو گئے کیسے ڈھیلے کردئے لوگوں نے اٹھ کر جانا شروع کر دیا۔)"

(الفضل ۲۱ر نومبر ۱۹۳۵ء)

سچ ہے ؎

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں رکھتی طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے

حکومت برطانیہ

مجلس احرار کی جماعت احمدیہ کے خلاف تاریخی فتنہ انگیزی اور تحریک جدید کا آغاز اس وقت ہوا۔ جبکہ ہندوستان پر انگریزوں کی حکومت تھی۔ اور حکومت برطانیہ کا بجا طور پر دعویٰ تھا کہ تمام دنیا کے مختلف ممالک میں حکومت برطانیہ اس طور پر چھائی ہوئی ہے کہ اس پر سورج غروب نہیں ہوتا اس حکومت کے اعلیٰ ارکان نے بھی احرار کی فتنہ انگیزی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے، جماعت احمدیہ کو منتشر کرنے کے لئے محاذ قائم کر لیا۔ سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے ملکی قانون کے اندر رہتے ہوئے، مردانہ وار مقابلہ کیا۔ اس موقع پر حضورؓ نے بعض کمزور طبع احمدیوں اور منافقین کو جواب دیتے ہوئے نہایت پر شکوہ انداز میں فرمایا:-

"کئی نادان ہم میں ایسے بھی ہیں کہ جب تحریک جدید کے خطبات کا سلسلہ میں نے شروع کیا تو وہ اور قادیان کے بعض منافق کہنے لگ گئے۔ کہ اب تو گورنمنٹ سے لڑائی شروع کر دی گئی ہے۔ بھلا گورنمنٹ کا اور ہمارا کیا مقابلہ ہے انکی اتنی بات تو صحیح ہے کہ گورنمنٹ کا اور ہمارا کیا مقابلہ ہے کہ اس لحاظ سے نہیں کہ گورنمنٹ بڑی ہے اور ہم چھوٹے بلکہ اس لحاظ سے کہ ہم بڑے ہیں اور گورنمنٹ چھوٹی۔ اگر ہم خدا تعالیٰ کی طرف سے کھڑے کئے گئے ہیں۔ تو پھر اگر ہم مر بھی جائیں تو ہماری موت موت نہیں بلکہ زندگی ہے.... ... اللہ تعالیٰ کے بندے کبھی مرا نہیں کرتے۔ گورنمنٹ مٹ جاتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے بندے کبھی نہیں مٹتے۔ حکومت زیادہ سے زیادہ

بھی کر سکتی تھی کہ ہم میں سے بعض کو گرفتار کر لیتی یا بعض کو بعض الزامات میں پھانسی دے دیتی۔ مگر کسی آدمی کے مار سے جانے سے تو الٰہی سلسلہ ختم نہیں ہوتا۔ بلکہ الٰہی سلسلہ میں اگر ایک مرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کی جگہ دس قائمقام پیدا کر دیتا ہے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۴ء)

حکومت برطانیہ کے ارکان کی دراصل یہ بڑی بدقسمتی تھی کہ انہوں نے ایک پابند قانون جماعت، اور وہ جماعت جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے کھڑا کیا تھا۔ اور جو حکومت وقت کے لئے ایک تعویذ کا حکم رکھتی تھی۔ اس کے خلاف محاذ قائم کر لیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ حکومت برطانیہ ایسے پگھلنے لگی جیسے پانی میں نمک، اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کا سارا اقتدار جاتا رہا اور پھر جزیرہ میں بند ہو کر رہ گئی۔ اور آج یہ حالت ہے کہ حکومت برطانیہ پر کبھی سورج طلوع بھی نہیں ہوتا۔ غروب ہونا تو درکنار۔ کیونکہ اکثر وہاں بادل چھائے رہتے ہیں۔ اور کبھی کبھی سورج دکھائی دیتا ہے پس حکومت برطانیہ مجلس احرار کی پشت پناہی کر کے جس انجام کو پہنچی وہ بھی درحقیقت "تحریک جدید" کی عبرتناک اور منفی مگر پر عظمت کامیابی ہے۔ اور اس کے مقابل تحریک جدید کو ایک عالمگیر اور وجد آفریں اور مثبت کامیابی یہ نصیب ہوئی کہ تحریک جدید کے ذریعہ سے جو روحانی حکومت اکناف عالم میں قائم ہوئی ہے۔ اور جسموں پر نہیں بلکہ انسانی قلوب پر قبضہ کر رہی ہے اس پر واقعی آج سورج غروب نہیں ہوتا۔ یہ ہے وہ انقلاب عظیم جو تحریک جدید نے برپا کیا ہے۔ اور ہر چشم بینا اس کا مشاہدہ کر سکتی ہے۔

کامیابی کا خالص مثبت پہلو

تحریک جدید کی کامیابیوں کا خالص مثبت پہلو اکناف عالم میں پھیلا ہوا ہے وہ تبلیغی و تربیتی نظام ہے جو وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے اور آج سب سے بڑا مغربی مفکر بھی اس کا لوہا ماننے پر مجبور ہو رہا ہے۔ چنانچہ برطانیہ کے مشہور مورخ پروفیسر ٹائن بی نے اپنی کتاب (Civilization on Trial) میں تحریر کیا ہے کہ:۔

"مذہب سے ٹکراؤ کے نتیجہ میں اب اسلام میں پھر جوش پیدا ہو رہا ہے۔ اور اس میں ایسی روحانی تحریکات جنم لے رہی ہیں جو ممکن ہے آئندہ جا کر عالمگیر مذہب اور مذاہب کی بنیادیں بن جائیں۔ [illegible] احمدیہ [illegible]"

تحریک جدید کے عالمگیر مشنز

مختصراً یہ بتا دینا ضروری ہے کہ دنیا کے چالیس سے زیادہ ممالک میں (ہندوستان پاکستان اور بنگلہ دیش کو چھوڑ کر) ۱۲۵ اسلامی مشن قائم ہیں۔ جہاں سینکڑوں واقفین زندگی۔ مبلغین اسلام حضرت بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے زریں اصول و تعلیمات کی اشاعت کا شاندار فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ اور حیران کر دینے والی کامیابیاں حاصل کر رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ نے اب تک بیرونی ممالک میں احمدیہ مشنوں پر قریباً چھ کروڑ روپیہ خرچ کیا ہے۔ جس سے اس نے ۲۵۰ سے زیادہ مساجد تعمیر کیں۔ دنیا کی [illegible] زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کئے قریباً [illegible] مختلف ممالک میں وہاں کی زبانوں میں شائع ہو رہے ہیں قریباً ایک سو مدارس قائم ہیں۔ جو اکثر مغربی افریقہ میں قائم ہیں۔ اور حال ہی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی نئی اسکیم "نصرت جہاں آگے بڑھو" کے تحت افریقہ کے مختلف ممالک میں احمدی ڈاکٹر بھجوا کر ہسپتال کھلوائے ہیں۔ جو نہایت کامیاب ثابت ہو رہے ہیں۔ بیرونی ممالک کے مشنوں کی ایک فہرست درج ذیل ہے۔ جس سے تحریک جدید کی انقلاب انگیز کامیابیوں کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے۔

یورپ:۔

انگلستان۔ سپین۔ ہالینڈ۔ سوئٹزرلینڈ مغربی جرمنی۔ ہنگری۔ سکنڈے نیویا۔ البانیہ یوگوسلاویہ۔ اٹلی۔ ڈنمارک

امریکہ:۔

یو۔ ایس۔ اے، ٹرینی ڈاڈ، برٹش گی آنا، ارجنٹائن

مشرقی افریقہ:۔

کینیا میں ممباسہ، کسموں اور نیروبی یوگنڈا میں جنجہ، کمپالہ مساکا اور سیرا تنزانیہ میں ٹبورا، ٹانگا شہر، بکوبا اور دار السلام

مغربی افریقہ:۔

نائیجیریا میں چھ مشن، غانا میں تیئس مشن۔ آئیوری کوسٹ۔ گیمبیا۔ لائبیریا میں دو۔ سیرالیون میں نو مشن

مشرق اوسط:

فلسطین، شام، عمان، لبنان، اردن

مشرق بعید:۔

انڈونیشیا، سنگاپور، ملائیشیا۔ فجی آئی لینڈ۔ بورنیو، سیلون، جاپان، فلپائن، ہانگ کانگ،

دنیا کا کنارہ ماریشس:۔

ماریشس جسے بجا طور پر دنیا کا کنارہ کہا جاتا ہے۔ وہاں جماعت کا ایک مضبوط فعال مشن قائم ہے۔ فرانسیسی زبان میں ایک ماہنامہ نکلتا ہے۔ جماعت کے اسکول اور کالج ہیں۔ علاوہ ازیں ایران کویت، نوگولینڈ، مسقط، بحرین۔ سوڈان عراق، قبرص۔ آسٹریلیا۔ ترکی۔ مصر۔ دوبئی، اور کانگو میں جماعت احمدیہ باقاعدہ کام کر رہی ہے۔

پر عظمت اسکیم

اسلام کی اشاعت و تنظیم کے کام کو زیادہ مؤثر بنانے کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک نہایت پر عظمت سکیم تیار فرمائی ہے۔ جس کے تحت ربوہ انگلستان اور کسی افریقی ملک میں ایک ایک عظیم الشان احمدیہ پریس قائم کئے جائیں گے۔ تاکہ اسلام کی زندہ کتاب قرآن کریم اور اس کے علوم مختلف زبانوں میں جلد سے جلد ہر آدمی کے ہاتھ میں پہنچ جائے اسی طرح حکومت نائیجیریا نے جماعت احمدیہ کو اپنے ملک میں ایک طاقتور براڈ کاسٹنگ اسٹیشن قائم کرنے کی اجازت دی ہے۔ جس کی تیاری سرعت کے ساتھ ہو رہی ہے۔ یہ تیار ہو جانے سے آسمانی آواز فضاؤں میں گونجنے لگ جائے گی۔

پس تحریک جدید کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے جو اب تک مثبت یا منفی کامیابیاں عطا فرمائی ہیں۔ ان پر ایک نظر ڈالنے سے یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ تحریک جدید نے زمین کے کناروں تک ہوا کا رخ بدل کر رکھ دیا ہے اور مجلس احرار اور ان کے ہمنواؤں نے تحریک جدید سے ٹکرا کر مسلمانوں یا اسلام کی کوئی خدمت نہیں کی بلکہ ہلاکت کے رستوں پر چلایا ہے۔ اور اس کے مقابل پر تحریک جدید نے اسلام اور مسلمانوں کو زمین کے کناروں تک پر عظمت کامیابیوں سے ہمکنار کیا ہے۔

ع
نشہ پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے
مزا تو تب ہے کہ گرتوں کو تھام لے ساقی

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ آئندہ ماہ ستمبر ۱۹۷۳ء سے کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے۔ مہربانی فرما کر اپنے ذمہ کا چندہ اپنی پہلی فرصت میں ادا کریں تاکہ آپکے نام اخبار جاری رہ سکے

نمبر خریداری	اسماء خریداران	نمبر خریداری	اسماء خریداران
۱۰۰۷	مکرم منشی محمد شمس الدین صاحب	۱۸۹۹	مکرم سیٹھ محمد ادریس صاحب یادگیر
۱۰۵۹	" سیٹھ محمد یوسف صاحب باتی کلکتہ	۱۹۱۱	" ملک محمد اللہ دین صاحب سکندرآباد
۱۱۲۷	" حاجی غلام نبی صاحب	۲۰۰۸	" عبد القادر خانصاحب
۱۱۷۲	" مرزا امیر علی بیگ صاحب	۲۰۱۴	جنتا ذی لائبریری پٹیالہ
۱۱۸۹	" بابو محمد یوسف صاحب جموں	۲۰۱۶	مکرم محمد عبد اللہ قریشی صاحب
۱۲۷۳	" ڈاکٹر شاہ شمیم صاحب آرہ	۲۲۰۰	" سید رشید احمد صاحب
۱۲۹۴	" ایم جمال الدین صاحب	۲۲۰۱	" ڈاکٹر ممتاز خانصاحب
۱۳۴۵	" ایم اے محمد اشرف صاحب	۲۲۰۳	" محمد سلیمان خانصاحب
۱۳۵۱	" پی عبد الحمید صاحب بمبئی	۲۲۰۳	" محمد واجد صاحب بنگلور
۱۵۹۹	" سید عبد السلام صاحب	۲۲۰۶	" اے۔ ایف۔ ایچ عبد الحاجی
۱۸۱۰	" محمد ابراہیم صاحب پاڑی پورہ	۲۲۰۸	" محمد یحییٰ لشکر صاحب بنگلہ دیش
۱۸۱۳	" محمد سرتاج خاں صاحب	۲۲۰۹	" سردار گوردیال سنگھ صاحب
۱۸۱۵	دی لائبریری اسلامیہ انٹر کالج اناوا	۲۲۱۲	محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ
۱۸۰۰	مکرم سردار بلونت سنگھ صاحب	۲۲۱۴	مکرم غلام نبی صاحب احمدی
۱۸۸۰	" غلام رسول صاحب پہلگام		

مینیجر بدر قادیان

وادئ کشمیر میں تبلیغی و تربیتی دورہ!!

مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ رکن تبلیغی وفد

نگری میں منعقدہ کامیاب اور عظیم الشان کانفرنس کے بعد مورخہ ۲۰ر اگست ۱۹۷۳ء کو محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی، محترم مولانا عبدالحق صاحب فضل مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز اور خاکسار پر مشتمل تبلیغی وفد وادی کشمیر کی مختلف جماعتوں کے دورے پر روانہ ہوا۔ ہمارے ہمراہ مکرم شیخ حمیداللہ صاحب مبلغ آسنور بھی شامل تھے۔

ہاری پاری گام

سری نگر سے شام کو ۴½ بجے روانہ ہوکر ۲۵ میل دور واقع ایک چھوٹا سا گاؤں ہاری پاری گام پہنچے۔ یہاں بفضلہ تعالیٰ ایک مستعد جماعت موجود ہے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہی آپ کی آواز یہاں پہنچی تھی۔ آج سے ۷۰-۷۵ سال قبل یہاں غلام محمد صاحب راتھر نامی ایک رئیس و نمبردار رہتے تھے۔ انہوں نے اپنا ایک خواب کی بنا پر قادیان کے پتہ پر خط لکھا اور مسیح موعود علیہ السلام کا جواب آنے پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

اس کے چند سال بعد یہاں باقاعدہ جماعت قائم ہوئی۔ ان کی اپنی ایک دو منزلہ مسجد بھی ہے اور ایک مدرسہ بھی باقاعدہ جاری ہے۔

مورخہ ۲۱ر اگست کو صبح ۱۱ بجے گاؤں کے ایک میدان میں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی زیر صدارت مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور عزیز شمس الدین کی نظم کے ساتھ جلسہ عام کی کاروائی شروع ہوئی سب سے پہلے ایک نو احمدی دوست مکرم محمد امین صاحب بٹ نے کشمیری زبان میں اپنی قبولیت احمدیت کے ایمان افروز واقعات سنائے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض معجزات پر روشنی ڈالی اس کے بعد مکرم مولانا عبدالحق صاحب فضل نے غیر احمدی علماء کی طرف سے کئے گئے بعض اعتراضات کا بہترین رنگ میں جواب دیا۔ تیسرے نمبر مکرم ولی محمد صاحب نے ملتِ محمدیہ اور بنی اسرائیل سے امتیازات اور ظہور امام مہدی کے متعلق تقریر کی۔ اس کے بعد خاکسار نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت قرآن کریم کے بیان فرمودہ بعض معیار کی روشنی میں بیان کی۔

آخر میں محترم صاحب صدر نے اپنی صدارتی تقریر میں نہایت ایمان افروز انداز میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ اس الٰہی سلسلہ کی عالمگیر کامیابی اور مخالفین کی ناکامی اور پسپائی کے بارے میں تقریر فرمائی۔ اس کے بعد ایک لمبی اجتماعی دعا فرمائی۔ اور یہ جلسہ نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا

یہاں سے صبح گیارہ بجے روانہ ہو کر اسلام آباد ہوتے ہوئے۔ ہم ۴۵ میل دور شورت میں ۴½ بجے شام پہنچے

شورت

اس گاؤں میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک اچھی جماعت قائم ہے۔ جن کی ایک دو منزلہ اور بڑی مسجد ہے۔ اس مسجد میں بعد نماز مغرب و عشاء ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم مولوی شیخ حمیداللہ صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد خاکسار نے جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض اور ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی۔ دوسری تقریر مکرم مولانا عبدالحق صاحب نے دعا کی فضیلت پر کی آخر میں محترم مولانا شریف احمد صاحب نے اپنی صدارتی میں آیۃ قرآنی لئن شکرتم لازیدنکم کی روشنی میں جماعت احمدیہ کی پہلی ۸۰ سالہ تاریخ کے بعض چیدہ چیدہ واقعات بیان فرمائے۔ دعا کے بعد یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا

کنی پورہ

دوسرے دن مورخہ ۲۲ر اگست کو .... ایک بجے کے قریب ہم شورت سے ۲ میل دور واقع کنی پورہ کے لئے روانہ ہوئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ گاؤں سارا کا سارا احمدی ہے۔ یہاں بہت ہی خوبصورت اور پختہ اور دو منزلہ مسجد ہے۔ ایک ہائی اسکول بھی بہت کامیابی سے چل رہا ہے

بعد نماز ظہر [illegible] مولانا امینی صاحب کی زیر صدارت جلسہ عام [illegible] ہوا۔ مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب کی [illegible] قرآن مجید اور مکرم غلام احمد صاحب [illegible] کی نظم خوانی کے بعد جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی۔

مکرم مبارک احمد صاحب ظفر صدر جماعت نے جماعت احمدیہ اور اس کے عقائد کا تعارف اور جماعت کی ذمہ داریوں کا ذکر کرنے کے بعد اپنی بنائی ہوئی ایک استقبالیہ نظم پڑھ کر سنائی اس کے بعد محترم صدر صاحب نے جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت اور عقائد کے بارے میں مختصر روشنی ڈالی اس کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔

مکرم مولوی شیخ حمیداللہ صاحب نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر، خاکسار نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر، مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز نے کشمیری زبان میں وفات حضرت مسیح ناصری علیہ السلام پر تقاریر کیں۔ اس کے بعد مکرم غلام نبی صاحب ناظر نے قرآن مجید کے حسن و جمال پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم پر اپنی بنائی ہوئی ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں کشمیری زبان میں اپنی ایک نظم سنائی۔

کچھ وقفہ کے بعد محترم مولانا عبدالحق صاحب فضل نے احمدی اور غیر احمدی کے مابہ الامتیاز کے بارے میں ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ المکرم مبارک احمد صاحب ظفر نے اپنی ایک نظم خوش الحانی سے سنائی۔ مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب نے کشمیری زبان میں حضرت مسیح موعود و امام مہدی کے ظہور کی علامات بیان فرمائیں۔ آخر میں محترم صاحب صدر نے ظہور امام مہدی کے متعلق تقریر کرتے ہوئے خروج دجال اور ظہور یاجوج ماجوج کے بارے میں وضاحت فرمائی۔ مکرم مبارک احمد صاحب ظفر کے شکریہ اور صاحب صدر کی اجتماعی دعا کے بعد یہ مبارک اجتماع ۴½ بجے شام نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

رشی نگر

مکرم مولانا امینی صاحب نقاہت طبع کی وجہ سے کنی پورہ میں ہی رک گئے۔ مکرم مولانا عبدالحق صاحب، مکرم مولوی حمید اللہ صاحب اور خاکسار کنی پورہ سے رشی نگر کے لئے روانہ ہو گئے۔ اور گھوڑوں پر سوار ہو کر ۵ بجے کے قریب رشی نگر [illegible] یہ گاؤں بھی بفضلہ تعالیٰ احمدیوں کا ہے۔

بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ میں مکرم مولوی عبدالحق صاحب کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم مولوی غلام احمد صاحب شاہ مبلغ مقامی کی تلاوت اور مکرم ماسٹر عبد السلام صاحب کی نظم کے بعد مکرم عبدالسبحان صاحب صدر جماعت، مکرم شیخ حمیداللہ صاحب اور خاکسار نے مختلف تربیتی امور پر تقاریر کیں۔ مکرم صاحب صدر کی تقریر کے بعد اجلاس نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

اس کے بعد ہم اراکین وفد یہاں سے تین میل فاصلہ پر واقع آسنور کے لئے روانہ ہوئے۔

آسنور

رشی نگر کے قریب سے بہتی ہوئی ایک نہر پار کر کے ہم آسنور پہنچے۔ یہ بھی سارے کا سارا گاؤں احمدیوں کا ہے۔

کوریل

آسنور سے ایک میل کے فاصلہ پر کوریل نامی ایک اور گاؤں ہے۔ یہ بھی سارا احمدیوں سے آباد ہے۔ ان دونوں جماعتوں کی طرف سے مشترکہ طور پر جلسے کا انتظام کیا گیا تھا

چنانچہ مورخہ ۲۵ر اگست کو کوریل کے ایک خوبصورت باغ میں جلسہ عام مکرم مولانا امینی صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم عبدالستار صاحب پنڈت کی تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر نے نہایت خوش الحانی سے محترم میر محمد اسمٰعیل صاحب کی نظم ع

بدرگاہ ذی شان خیر الانام

پڑھ کر سنائی۔

اس کے بعد مکرم صاحب صدر نے لوائے احمدیت لہرانے کی رسم ادا کی اس وقت فضا نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں سے گونج اٹھی۔

مکرم صاحب صدر نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے۔ حضرت رسول کریم کی شان اور شوکت اور آپ کے بلند مقام کی [illegible] پر روشنی ڈالی۔

مکرم مولوی غلام نبی صاحب مکرم مولوی [illegible] ایوب صاحب متعلم جامعہ احمدیہ [illegible] محمد [illegible] اور مکرم مولوی عبد[illegible] [illegible] سیرت رسول اکریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات [illegible] مسیح موعود [illegible] [illegible] [illegible] تاریخ احمدیت کی روشنی میں سیدنا حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ احمدیہ کو نبی بانی [illegible] (باقی دیکھیں ص ۱۹ کالم ۲ پر)

اخبارِ قادیان

قادیان ۲۹ر تبوک (ستمبر) قادیان اور اس کے مضافات میں آج سے رمضان شریف کا مہینہ شروع ہو گیا حسب سابق مسجد اقصیٰ میں بعد نماز عشاء اور تہجد کے وقت مسجد مبارک میں نماز تراویح کا انتظام ہوا نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مکرم حافظ اللہ دین صاحب معلم حافظ کلاس کو مسجد اقصیٰ میں نماز تراویح پڑھانے کا حکم ہوا۔ لیکن ان کے اچانک بیمار ہو جانے کے سبب ان کے شاگرد عزیز شریف الدین منظور احمد متعلم حافظ کلاس مدرسہ احمدیہ پڑھا رہے ہیں۔ جبکہ مسجد مبارک میں مکرم مولوی محمد اسحٰق صاحب کو اس خدمت کا موقعہ میسر آ رہا ہے۔ بعد نماز فجر مسجد مبارک میں مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب اور مسجد اقصیٰ میں محترم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی درس الحدیث دے رہے ہیں۔ اسی طرح بعد نماز ظہر مسجد اقصیٰ میں درس القرآن کا سلسلہ بھی حسب سابق جاری ہے۔ چنانچہ پہلے چھ روز مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب درس دے رہے ہیں۔ ان کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر کی باری ہوگی۔ احباب کرام اور خواتین ذوق و شوق سے رمضان کی جملہ عبادات میں حسب توفیق حصہ لے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو رمضان کی برکات سے نوازے۔

قادیان ۲۵ر تبوک۔ محترم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری کی اہلیہ اچانک تشویشناک طور پر نسوانی عارضہ سے بیمار ہو گئیں چار پانچ دن اسی طرح پریشانی میں گزرے اب قدرے افاقہ ہے۔

۲۹ر تبوک مکرم محمد عزیز صاحب گجراتی درویش ایک عرصہ سے بخار، کھانسی اور عام کمزوری کے سبب بیمار چلے آ رہے ہیں۔ درمیان میں صحت یاب ہو گئے تھے۔ مگر اب پھر بیماری کا حملہ ہو گیا۔ پہلے تو اپنے شفاخانہ سے علاج ہوتا رہا۔ اب حقانی رسول ہسپتال میں ۲۹ر ستمبر سے داخل کر دیا گیا ہے۔

۲۹ر تبوک۔ مکرم حافظ اللہ دین صاحب معلم حافظ کلاس مدرسہ احمدیہ عمومی صحت کی کمزوری کے سلسلہ میں احمدیہ ہسپتال سے دوا لینے گئے۔ اور وہیں یکدم چکر آنے کے سبب گر گئے۔ جس سے ان کی پیشانی پر زخم بھی آ گیا۔ اور بے ہوش بھی ہو گئے۔ فوری طور پر طبی امداد بہم پہنچائی گئی۔ ڈیڑھ گھنٹہ بعد طبیعت سنبھل گئی۔ اور گھر لے جایا گیا۔ اب گھر پر بھی ان کا مناسب علاج ہو رہا ہے۔ احباب جملہ مریضان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے حفظ و امان میں رکھے اور ہر ایک فکر و بلا سے بچا کر خدمت دین کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین

قادیان یکم اخاء (اکتوبر) مکرم بابا اللہ دتا صاحب کا چند روز قبل امرتسر میں موتیا کا اپریشن ہوا اپریشن بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا۔ آج ہی محترم باباجی ہسپتال سے ڈسچارج ہو کر قادیان واپس آ گئے۔ فی الحال دائیں آنکھ کا اپریشن ہوا ہے۔ دوسرے موقعہ پر پھر بائیں آنکھ کا اپریشن ہوگا اللہ تعالیٰ انہیں بھی کامل شفا دے اور ایسے دعا گو بزرگان کے وجود کو درویشان میں زندہ سلامت رکھے۔ آمین

بقیہ صفحہ (۱۳) :-

اللہ ثابت فرمایا

خدام الاحمدیہ کا اجلاس

بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مجلس خدام الاحمدیہ کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم نعمت اللہ صاحب قائد خدام الاحمدیہ کی تلاوت اور مکرم عبد الحکیم صاحب کی نظم کے بعد خاکسار نے خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض اور اس کی ذمہ داریاں [illegible] اور مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق رسول پر تقاریر کیں محترم صاحب صدر کی مختصر تقریر کے بعد یہ اجلاس نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا

سیالہ کا پورہ

مورخہ ۲۲ر اگست کو ہم آسنور سے یاری پورہ روانہ ہوئے۔

چشمہ محمود رض

یاری پورہ سے ایک میل دور ایک جگہ سے ایک چشمہ نکلتا ہے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تقسیم ہند سے کئی سال قبل اس علاقے میں تشریف لائے تھے اور دوران سفر حضور نے مع خدام اس چشمہ کے پاس ڈیرہ ڈالا۔ اور یہاں کا پانی نوش فرمایا۔ اس چشمہ کا نام اب چشمہ محمود ہے ہم اراکین وفد صبح اس چشمہ میں پہنچے اور خوب سیر ہو کر پانی پیا الحمد للہ۔

بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ کے میدان میں زیر صدارت مولانا امینی صاحب جلسہ عام منعقد ہوا۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر کی تلاوت اور مکرم غلام نبی صاحب ناظر کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی عبد الحق صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاکسار نے برکات خلافت پر تقاریر کیں رات کے دس بجے کے قریب یہ اجلاس ختم ہوا

مورخہ ۲۱ر اگست کو ہم یاری پورہ سے [illegible]

قسط نمبر (۲)

بڈھانوں اور راجوری میں کامیاب جلسے

از محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ رکن وفد

دوسرے دن صبح مورخہ گیارہ۔ نو تہتر ۷۳-۹-۱۱ جناب ایس۔ پی صاحب نے ہم مبلغین کو بلا بھیجا چنانچہ محترم مولانا امینی صاحب محترم مولانا عبد الحق صاحب مکرم مولوی شیخ حمید اللہ صاحب مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مکرم مولوی شبیر احمد صاحب ناصر اور خاکسار جناب ڈی۔ سی صاحب کے دفتر گئے۔ جہاں مکرم جمیل احمد صاحب ڈی۔ سی مکرم نصیر الدین صاحب اے۔ سی مکرم رام پرکاش صاحب ایس۔ پی۔ مکرم ٹھاکر جسونت سنگھ صاحب (D.S.P) مکرم عباس صاحب (S.P.D) اور مکرم کیندر پرکاش (تحصیلدار) مع شہر کے چند مسلم دکلاء کے تشریف فرما تھے سب سے پہلے ڈی سی صاحب نے جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں اور انتھک محنتوں کی تعریف کرنے کے بعد شہر میں جو واقعہ ہوا تھا۔ اس پر افسوس کا اظہار کیا۔

اس موقعہ پر محترم مولانا امینی صاحب نے تمام صورت حال سے انہیں آگاہ کرنے کے بعد کہا کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم ہی کا نتیجہ ہے کہ میری تحریک پر تمام احمدیوں نے بالکل صبر و تحمل اور انتہائی سکون کا مظاہرہ کیا ورنہ یہ نہیں کہ غیر احمدی لوہے کے بنے ہوئے تھے اور ہمارے احمدی مٹی کے ان کے اندر بھی طاقت ہے۔ انہوں نے اپنے ہاتھوں میں چوڑیاں نہیں پہن رکھی تھیں۔ لیکن یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم ہی کی برکت ہے کہ ہم مار کھاتے رہے۔ اور اف تک نہیں کی لیکن اس سے آپ ہماری بزدلی تصور نہ کریں۔ یہاں احمدیوں کو بُری طرح مارا پیٹا گیا ان کی نقدی چھین لی گئی۔ ہماری کئی اشیاء گم ہو گئیں آپ کو چاہیئے کہ اس کی پوری تحقیقات کریں

محترم مولانا صاحب کی اس تفصیلی گفتگو کا ان افسران بالا پر گہرا اثر ہوا۔ اور انہوں نے ان مجرموں اور ملزموں کے بارے میں پوری تحقیق کر کے مناسب کاروائی کرنے کا یقین دلایا ساتھ ہی محترم مولانا صاحب نے اس علاقے میں رہنے والے قلیل تعداد احمدی احباب کے مال جان اور عزت کے تحفظ کی ضمانت مانگی تاکہ شر پسند ان کو ہراساں نہ کر سکیں۔

نہایت کامیاب جلسہ عام

اس کے بعد ہم سب ڈاک بنگلہ واپس آئے اس کے سامنے کے میدان میں یہیں جلسہ کرنے کی اجازت دی گئی تھی چنانچہ عین موقعہ پر کثیر تعداد میں پولیس مع افسران کے آ گئی باقاعدہ Tear gas اور دیگر اسلحہ سے مسلح ہو کر جلسہ گاہ کے [illegible] اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کثیر تعداد میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کی حاضری تھی [illegible] افسران بالا بھی موجود تھے۔

تلاوت قرآن مجید کے بعد محترم مولانا امینی صاحب نے قریباً ۲ گھنٹے نہایت ایمان افروز اور ولولہ انگیز تقریر فرمائی جس کا تمام حاضرین پر بہت اچھا اثر ہوا۔

جلسہ کے اختتام پر جناب ڈی۔ سی صاحب جناب ایس۔ پی صاحب نے محترم مولانا صاحب کو بلا کر مبارکباد دی۔ اور پھر یقین دلایا کہ ہم مجرموں کے خلاف سخت سے سخت کاروائی کرینگے۔ اس وقت مولانا صاحب نے فرمایا کہ ہمیں کسی انتقامی کاروائی کرنے سے دلچسپی نہیں۔ صرف ان مجرمانہ ذہنیت کے حامل لوگوں کی اصلاح مدنظر ہے۔

بہر حال اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس جلسہ نے ہمارے حوصلہ کو بہت بلند کیا۔ اور تبلیغ کے لئے ایک مستقل میدان کھل گیا ہے۔ ہر احمدی کا دل شکر خداوندی سے لبریز تھا۔ اس جلسہ میں شرکت کے لئے چارکوٹ، بڈھانوں، کالابن، لوہار کا اور دیگر قریبی جماعتوں سے کثیر تعداد میں احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔

اس کامیاب تبلیغی دورہ کے بعد ہم مبلغین مورخہ ۱۲/۹ کو راجوری سے روانہ ہو کر اسی رات یہاں بخیریت پہنچ گئے۔

شکریہ اور درخواست دعا

راجوری اور بڈھانوں کے جلسہ کی کامیابی کے لئے مکرم مولوی شبیر احمد صاحب ناصر [illegible] نے قابل قدر محنت کی ہے۔ نیز اس جلسہ کے متعلق تمام اخراجات جماعت احمدیہ بڈھانوں اور خاص کر مکرم حاجی طالب حسین صاحب اور ان کے تین بھائیوں نے برداشت کئے تھے ڈاکٹر محمد خان صاحب اور محمد عبد اللہ صاحب نثار کی مالی قربانیاں بھی قابل ذکر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اور احباب جماعت کو جزائے خیر دے جو احباب اس ہنگامہ میں مظلومیت کے شکار ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے نیز آخر میں ہم سب مبلغین کے لئے بھی دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں مقبول خدمات بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمیں صحت والی اور کام کرنے والی زندگی عطا فرمائے۔

آمین

ہم روانہ ہو کر بہری کا نگو پہنچے اس طرح وادی کشمیر کا یہ دورہ نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا فالحمد للہ علی ذالک

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اخبار میں اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی وصیت کے متعلق کسی شخص کو کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر وہ اس کے متعلق دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو مطلع کریں۔
سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۸۹۲:- میں صغریٰ بیگم بیوہ مکرم مرزا محمد بیگ صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ۲/۴-۶-۹-۱۷ ڈاک خانہ چھاؤنی ناد علی بیگ ضلع حیدرآباد ۵۰۰۰۲۳ صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ر فروری ۱۹۷۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) لچھا طلائی ۱۱ ماشہ (۲) کرن پھول ۳ ماشہ جس کی قیمت مبلغ /۲۷۰ روپے سکہ ہندوستانی ہے۔ اس کے علاوہ میرا مہر ۵۰۰ روپے سکہ ہندوستانی میں خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ اس کے ۱/۴ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ آئندہ جو جائیداد بھی میری ملکیت میں آئے گی اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ البتہ جو ماہانہ آئندہ بصورت وظیفہ ہونے کا امکان ہے اس آمد پر بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ **الامۃ** صغریٰ بیگم زوجہ میرزا محمد بیگ صاحب مرحوم۔
گواہ شد عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ گواہ شد میرزا شریف احمد ابن موصیہ۔

وصیت نمبر ۱۳۸۹۳:- میں ظفر اللہ محمود احمد ولد مکرم محمد احمد حسین صاحب سعیدی قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مارچ ۱۹۷۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میرے والدین چونکہ زندہ ہیں اس لئے میری جدی جائیداد کوئی نہیں ہے اور نہ ہی اب تک کوئی ذاتی جائیداد پیدا کر سکا ہوں۔ اس لئے میری منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ اگر کسی وقت میری کوئی جائیداد ہوئی تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیدونگا۔ (۲) اس وقت مجھے دفتر وقف جدید کی طرف سے مبلغ /۹۰ روپے ماہوار تنخواہ مل رہی ہے۔ میں اس تنخواہ کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری آمد کی کمی بیشی پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ (۳) میری وفات کے وقت میرا جو بھی ترکہ ثابت ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ **العبد** ظفر اللہ محمود احمد سعید
گواہ شد عبد الرحمٰن امیر جماعت احمدیہ قادیان۔ گواہ شد قریشی محمد شفیع عابد انسپکٹر تحریک جدید۔

وصیت نمبر ۱۳۸۹۴:- میں یونس احمد ولد لیاقت حسین صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۶ [illegible] ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد میں [illegible] ہے۔ [illegible] قیمت اندازاً /۱۰۰ روپیہ ہے۔ [illegible] کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس وقت مجھے دفتر وکالت مال کی طرف سے /۶۵ روپے ماہوار الاؤنس مل رہا ہے۔ اس کے علاوہ فی الحال میری کوئی آمد نہیں۔ اگر آمد میں کوئی کمی بیشی ہوئی تو دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع دوں گا۔ میں اپنی آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس وصیت پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔ العبد یونس احمد بہاری۔
گواہ شد قریشی محمد شفیع عابد انسپکٹر تحریک جدید۔ گواہ شد فرید احمد کارکن دفتر وقف جدید۔

وصیت نمبر ۱۳۸۹۵:- میں بشیرہ بیگم بنت میرزا محمد بیگ صاحب قوم میرزا پیشہ امور خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن چھاؤنی ناد علی بیگ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۳-۱۹۷۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ نکلس طلائی ایک عدد ۱۷.۸۰۰ گرام قیمت /۴۸۵ روپے (۲) کڑے طلائی ۲ عدد ۱۷.۵۰۰ گرام قیمت /۴۷۲.۵۰ روپے (۳) جھمکے ایک جوڑی طلائی ۵.۰۰۰ گرام قیمت /۱۳۵ روپیہ (۵) زنجیر گلے کی ۵ گرام قیمت /۱۳۵ روپے۔ نقرئی زیور ایک جوڑ پین ۴ تولہ قیمت /۲۰ روپے۔ نقرئی پین ایک جوڑ دس تولہ قیمت /۵۰ روپے میزان کل /۱۲۶۲.۵۰ روپے اس کل جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ منقولہ یا غیر منقولہ آئندہ جو بھی میری جائیداد کوئی ہوگی تو اس کی اطلاع سیکرٹری صاحب بہشتی مقبرہ کو کر دوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ **الامۃ** بشیرہ بیگم
گواہ شد عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ احمدیہ۔ گواہ شد میرزا شریف احمد [illegible] چھاؤنی ناد علی بیگ۔
[illegible]

وصیت نمبر ۱۳۸۹۶:- میں مظفر اقبال چیمہ ولد چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ قوم [illegible] پیشہ ملازمت صدر انجمن احمدیہ عمر تاریخ پیدائش ۱۴-۱۲-۴۷ پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ر اپریل ۱۹۷۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی کارکنیت پر ہے۔ اس وقت مجھے /۹۰ روپے ماہوار ملتے ہیں جس کے میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ اگر کوئی جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ پیدا کروں تو میں اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دینے کا پابند ہوں گا۔ اور خاکسار کی وفات پر جو جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ ثابت ہو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ **العبد** مظفر اقبال چیمہ
گواہ شد فیض احمد گجراتی درویش قادیان۔ گواہ شد مرزا منور احمد درویش قادیان۔
۹-۴-۷۳

جلسہ سالانہ قادیان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری اور اجازت سے باسٹھویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کی تاریخیں ۱۸، ۱۹، ۲۰ر فتح ۱۳۵۲ ہش **مطابق ۱۸-۱۹-۲۰ر دسمبر ۱۹۷۳ء** مقرر کی گئی ہیں۔ جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ احباب جماعت کو جلسہ سالانہ قادیان کی مذکورہ تاریخوں سے مطلع کیا جائے تا احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کر کے اس عظیم الشان روحانی اجتماع کی برکات سے مستفید ہو سکیں۔
ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

نظام وصیت

خوش قسمت ہیں وہ احباب جماعت اور مستورات جو وصیت کر کے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قائم فرمودہ "نظامِ وصیت" سے منسلک ہو جاتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:-

"ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پا کر بلا توقف اس فکر میں پڑے ہیں کہ دسواں حصہ کل جائیداد کا خدا کی راہ میں دیں۔ بلکہ اس سے زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں وہ اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں..... اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے۔ اور ابد تک خدا تعالیٰ کی اُن پر رحمتیں ہوں گی۔"

اللہ تعالیٰ جملہ احباب جماعت کو جلد از جلد اس بابرکت نظام میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔
سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

Phone. 35 Registered with the registrar of news papers for India at No. R. N. 61/57 Regd. No. P 67

The Weekly BADR Qadian

Tahreek-e-Jadeed Number

Vol. 22 4th October 1973 No. 40

تحریکِ جدید کے ہر مجاہد کا نام

ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

"یاد رکھو ! یہ تحریک خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ اس لئے وہ اسے ضرور ترقی دے گا۔ اور اس کی راہ میں جو روکیں ہوں گی اُن کو بھی دُور کر دے گا۔ اور اگر زمین سے اس کے سامان پیدا نہ ہوں گے تو آسمان سے خدا تعالےٰ اس کو برکت دے گا۔

پس مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصّہ لیتے ہیں۔ کیونکہ اُن کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اور خدا تعالےٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزّت کا مقام پائیں گے کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اُٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی۔ اور اُن کی اولادوں کا خدا تعالےٰ خود متکفّل ہوگا۔ اور آسمانی نُور اُن کے سینوں سے اُبل کر نکلتا رہے گا۔ اور دُنیا کو روشن کرتا رہے گا۔"

پس اے دوستو ! مرنے سے پہلے اور وقت کے ہاتھ سے نکل جانے سے پہلے اِس تحریک میں حصّہ لے لو۔ کہ اِس اُمّت پر پھر یہ دن نہیں آئیں گے ....

تحریکِ جدید میں اخلاص سے حصّہ لینے والوں کو اللہ تعالےٰ اپنے قُرب کا مقام عطا فرمائے گا۔"

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۴ر اکتوبر ۱۹۷۳ء رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷